

# ندائے خلافت

لاہور

ہفت روزہ

42

www.tanzeem.org



تنظیم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلحہ اشاعت کا  
33واں سال

## تنظیم اسلامی کا ترجمان

25 ربیع الثانی تا 2 جمادی الاولیٰ 1446ھ / 29 اکتوبر تا 4 نومبر 2024ء

### خالق کائنات کی حیرت انگیز نشانیاں

کائنات تمام کی تمام اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نشانی ہے۔ روز و شب کی گردش، دن رات کالٹ پھیر، اور لیل و نہار کا اختلاف، اہر صحیح کو ابھرتا ہوا اور ہر شام کو ڈوبتا ہوا سورج، جس نے نہ کبھی طلوع ہونے میں کوتاہی کی اور نہ غروب ہونے سے باز رہا، رات کی تاریکی میں ہیروں کی طرح چمکتے ہوئے ستارے اور سرگوشیاں کرتے ہوئے سیارگان فلک! ایک باریک شاخ کی صورت میں طلوع ہونے والا چاند، جو بڑھتے بڑھتے بدر کمال بن جاتا اور پھر گھٹتے گھٹتے باریک شاخ کی طرح ہو جاتا ہے! زمین کے سینے کو شوق کر کے نکلنے والا پودا اور اس میں پھونکنے والی حسین و جمیل کوئٹیں! چھوٹے چھوٹے مو پرواز پرندے! اور حقیر و کمتر کیمزے مکوڑے! انوار سیدہ اطفال حیوانات اور چونچوں سے دانہ ڈنکا دیتی ہوئی اور دودھ پلائی ہوئی ان کی مائیں! مردہ زمین سے اُبلتا ہوا زندگی کا سرچشمہ! عجیب نظام، حیرت انگیز انتظام! بڑی باریکی اور مہارت کے ساتھ چلنے والا انتظام کائنات! کہیں کوئی ایتری نہیں! کوئی گڑ بڑ نہیں! کروڑوں اور اربوں ستاروں میں سے کوئی ستارہ اپنے محور سے ایک انچ ادھر ادھر نہیں سرکتا! زمانے کے نشیب و فراز! زمانہ کی حقیقت اور اس کا ادراک! اس ساری عجیب و غریب اور حیرت انگیز کائنات میں گھرا ہوا کمزور و ناتواں انسان! یہ سب آیات الہی ہیں! اور کائنات میں خالق کائنات کے وجود کی حیرت انگیز نشانیاں ہیں۔ لیکن انسان ان کے درمیان رہتے ہوئے ان کے عادی ہو جاتے ہیں اور پھر ان (اسلام کا نظام تربیت سید محمد قطب شہید) نشانوں کے درمیان سے بغیر ان کی جانب توجہ کیے ہوئے اور بغیر ان پر غور کیے ہوئے گزر جاتے ہیں۔

اسلام کا نظام تربیت  
سید محمد قطب شہید

غزہ پراسرائیل کی وحشیانہ بمباری کو 388 دن گزر چکے ہیں!  
کل شہادتیں: 43500 سے زائد، جن میں بچے: 17600،  
عورتیں: 13400 (تقریباً)۔ زخمی: 98600 سے زائد

### اس شمارے میں

اسرائیل اور امریکہ کی  
سب سے بڑی غلطی.....

امیر سے ملاقات (32)

کیا خوب ”ندامت“ کا ہے گویا کوئی دن اور

مخلوط نظام تعلیم کے معاشرت پر اثرات

اہلیہ ڈاکٹر ڈاکر نائیک کا  
قرآن آڈیو ریڈ، لاہور میں خواندین سے خطاب

اخبار اسلام مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں



## قیامت کے دن جھوٹے معبودوں اور انہیں پوجنے والوں کی حالتِ ہزار

القدر  
1107

آیات: 74، 75

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُورَةُ الْقَصَصِ

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾ وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ﴿٧٥﴾ فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَصَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَعْتَرُونَ ﴿٧٦﴾

آیت ۷۴: ﴿وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٧٤﴾﴾ ”اور جس دن وہ انہیں پکارے گا اور پوچھے گا کہ کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کا تم لوگوں کو زعم تھا؟“

آیت ۷۵: ﴿وَنَزَعْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا﴾ ”اور ہم نکالیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ“

جو پیغمبر جس قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہو گا وہ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں استغاثہ کا گواہ (prosecution witness) بن کر گواہی دے گا کہ اللہ! تیری طرف سے جو ہدایت مجھ تک پہنچی تھی میں نے وہ اپنی قوم تک پہنچادی تھی۔  
﴿فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ﴾ ”پھر ہم کہیں گے کہ تم اپنی دلیل پیش کرو!“

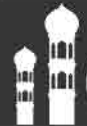
پھر متعلقہ امت سے پوچھا جائے گا کہ اب تم لوگ بتاؤ تمہارا کیا معاملہ تھا؟ ہمارے رسول نے تو گواہی دے دی ہے کہ اُس نے میرا پیغام تم لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ اب اس سلسلے میں تمہارا کوئی عذر ہے تو پیش کرو۔  
﴿فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ﴾ ”تو وہ جان لیں گے کہ حق تو اللہ ہی کی طرف ہے“  
انہیں یقین ہو جائے گا کہ وہ عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں۔

﴿وَصَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يُفْتَرُونَ ﴿٧٦﴾﴾ ”اور تم ہو جائے گا ان سے وہ سب کچھ جو افراتوہ کرتے رہے تھے۔“

جب دوسری دنیا میں ان کی آنکھ کھلے گی تو ان کے خود ساختہ عقائد من گھڑت معبودوں کے بارے میں ان کے خوش کن خیالات وغیرہ سب ان سے گم ہو چکے ہوں گے اور اس کیفیت میں عذاب کو دیکھ کر ان کے ہاتھوں کے طوطے اڑ جائیں گے۔



### نیکی اور گناہ؟



درس  
حدیث

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ ثَابِتًا قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيِّئِ وَالْأَلْتِمِ فَقَالَ: ((الْبَيِّئُ حَسْنُ الْخُلُقِ وَالْأَلْتِمُ مَا حَاكَ فِي الصَّدْرِ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) (رواه مسلم)

حضرت نوّاس بن سمعان ثابِتؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ”بئیئ اور گناہ“ کا مفہوم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بئیئ“ اچھے اخلاق کو کہتے ہیں اور ”گناہ“ یہ ہے کہ اس سے تیرے ضمیر میں چیخیں اور خلش پیدا ہو اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار ہو۔“

تشریح: بئیئ یہ ہے کہ آدمی ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آئے، گفتگو میں سنجیدگی اور وقار کو ملحوظ رکھے، ہمیشہ سچی اور کھری بات کہے، غصے پر قابو پائے، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرتا رہے۔ وہ شخص قطعاً نیک نہیں ہے جس کے اخلاق اچھے نہ ہوں اور کردار مشکوک ہو۔

گناہ کی حقیقت کو بے نقاب کرنے کے لیے حضور ﷺ نے دو بڑی نشانیاں بیان فرمادی ہیں: بئیئ نشانی یہ ہے کہ اس سے دل میں اطمینان نہ ہو بلکہ اس کے کرنے سے کھلک پیدا ہو، ضمیر چیخیں محسوس کرے۔ دوسری نشانی یہ ہے کہ اسے علانیہ کرگزرنے کی جرأت نہ ہو اور چاہا جائے کہ یہ بات لوگوں کے علم میں نہ آئے۔

# ندائے خلافت

## خلافت کی بنا دیا میں ہو پھر استوار لاگین سے ڈھونڈ لاسلاف کا تاب و جگر

تنظیم اسلامی ترجمان نظام خلافت کانتیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

25 ربیع الثانی 1446ھ جلد 33  
129 اکتوبر تا 4 نومبر 2024ء شماره 42

مدیر مسئول: حافظ عارف سعید  
مدیر: خورشید انجم

مجلس ادارت: رضاء الحق • فرید اللہ مروت  
وسیم احمد باجوہ • محمد رفیق چودھری

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین  
پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
مطبع: مکتبہ جدید پریس ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ملتان روڈ چوک لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800  
فون: 042) 35473375-78  
E-Mail: markaz@tanzeem.org  
مقام اشاعت: 36- کے ناول ٹاؤن لاہور۔ 54700  
فون: 03-35869501 گیس: 35834000  
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ: 20 روپے

سالانہ ذمہ تعاون

اندرون ملک ..... 800 روپے  
بیرون پاکستان

امریکہ: کینیڈا آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)  
اطلیا یورپ ایشیا افریقہ وغیرہ (16,000 روپے)  
ڈرافٹ: معنی آرڈر یا پی آرڈر  
مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال  
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## اسرائیل اور امریکہ کی سب سے بڑی غلط فہمی....

حماس کے سربراہ یحییٰ سنوار بھی آخری سانس تک جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے شہید ہو کر بارگاہ الہی میں حاضر ہو چکے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ!

اطلاعات کے مطابق اسرائیلی ٹینکوں نے گولہ باری کر کے اُن کی رہائش گاہ کو مسمار کر دیا۔ صہیونی افواج کا خیال تھا کہ سنوار اس گولہ باری سے شہید ہو چکے ہیں، تصدیق کے لیے ایک منی ڈرون کیمرے کو بھیجا گیا تو انہیں زخمی حالت میں دیکھا گیا۔ یحییٰ سنوار نے ڈرون کو گرانے کے لیے اپنے ہاتھ میں پکڑی چھڑی سے اُس ڈرون کو گرانے کی کوشش بھی کی۔ اس کے بعد مزید گولہ باری کر کے انہیں کچھ اس طرح سے شہید کیا گیا کہ اُن کی شناخت کے لیے باقاعدہ ڈی این ٹیسٹ کرانا پڑا۔

بطور سربراہ حماس اُن کا دور بہت ہی مختصر رہا ہے۔ انہیں 7 اکتوبر کے ”طوفان الاقصیٰ“ کا ماسٹر مائنڈ بھی کہا جاتا رہا کیونکہ غزہ کی حالیہ جنگ یحییٰ کا ہی منصوبہ تھی اور غزہ میں جنگی پوزیشنوں کے درمیان وہ بڑی ثابت قدمی سے آگے بڑھ رہے تھے۔ اسماعیل ہنیہ کی دورہ ایران کے دوران ایک دھماکے میں شہادت کے بعد وہ اس منصب پر نامزد ہوئے تھے۔ یہ حقیقت ہے کہ گوریلا جنگ کے حوالے سے وہ انتہائی تجربہ کار مجاہد تھے۔ اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ انہوں نے اسرائیلی عقوبت خانوں میں گزارا۔ سنوار شہید کا مکمل نام یحییٰ ابراہیم حسن سنوار ہے۔ وہ 1962ء میں مصر کے زیر اقتدار غزہ کے خان یونس پناہ گزین کیمپ میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے تھے، جسے 1948ء کی فلسطینی جنگ کے دوران استقلال سے نکال دیا گیا تھا یا کچھ لوگ وہاں سے از خود نکل گئے تھے۔ انہوں نے اپنی تعلیم غزہ کی اسلامی جامعہ سے مکمل کی، جہاں سے انہوں نے عربی علوم میں بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ وہ مقامی عربی کے علاوہ، عبرانی پر بھی عبور رکھتے تھے جو انہوں نے دوران قید سیکھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی ثقافت پر بھی وہ وسیع علم کے حامل تھے۔ سنوار حافظ قرآن بھی تھے۔ 1989ء میں دو اسرائیلی فوجیوں اور چار فلسطینی مخبروں کے اغوا اور قتل کا منصوبہ بنانے کے الزام میں، سنوار کو اسرائیل نے چار بار عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ جیل میں انسانیت سوز اذیتیں برداشت کیں۔ 22 سال کے بعد اُن کی رہائی ایک سو چھتیس دیگر فلسطینی قیدیوں کے ہمراہ 2011ء میں اسرائیلی فوجی گیلاد شالیت کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے میں ممکن ہوئی۔ دوران قید انہیں اسرائیلی ذہنیت اور اسرائیلی زبان عبرانی سیکھنے اور سمجھنے کا بخوبی موقع ملا۔ جیل میں گزراہردن انہوں نے اسرائیل کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کی منصوبہ بندی میں ہی گزارا۔

اسرائیلی فوج اور میڈیا کا دعویٰ تھا کہ سنوار عام شہریوں کے بیچ چھپ کر انہیں ڈھال کے طور استعمال کر رہے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حماس کی سربراہی کی ذمہ داری ملنے کے بعد وہ منظر عام پر کبھی آئے ہی نہیں اور کہا جاتا تھا کہ وہ غزہ کے نیچے سرنگوں میں موجود تھے۔ اُن پر جس طرح سے حملہ کیا گیا ہے، یہ پروپیگنڈا بھی بے نقاب ہو گیا کہ وہ عام شہریوں کے بیچ میں چھپے ہوئے نہیں تھے اور نہ انہیں بطور ڈھال استعمال کر رہے تھے۔ یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو فلسطینیوں کی

مکمل نسل کشی چاہتا ہے مگر یحییٰ سنوار نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں دشمن کی ناکامی کی تصویر دینا کو دکھا دی۔ یہی وجہ ہے کہ اب نیتن یاہو نے اس جنگ کا نام بدل کر آرمیگا ڈان (جنگ ہر مجدون) یعنی ”قیامت کی جنگ“ رکھ دیا۔ چند روز قبل اسرائیل کی صہیونی حکومت کے چینل 12 نے اطلاع دی ہے کہ نیتن یاہو نے کاہینہ کے متعدد وزراء کو فوری مشاورت کے لیے اپنے دفتر میں بلا یا اور انہیں اطلاع دی کہ جنگ کا نام ”آہنی تلوار“ سے بدل کر ”قیامت کی جنگ“ رکھا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ جنگ ہر مجدون وہی جنگ ہے جو عہد قدیم و جدید اور اسلامی روایات کے مطابق حضرت مہدیؑ کے تشریف لانے کے بعد مسلمان اُن کی معیت میں یہود و نصاریٰ کے خلاف لڑیں گے۔ اور اس جنگ میں لاکھوں اور کروڑوں نہیں بلکہ اربوں لوگ جاں بحق ہو جائیں گے۔ اسلامی روایات میں اس جنگ کو کلمۃ العظمیٰ اور کلمۃ الکبریٰ کہا گیا ہے۔

اسرائیل اور امریکہ یحییٰ سنوار کی شہادت کو اپنے لیے بڑی کامیابی خیال کر رہے ہیں اور سنوار کا قتل غزہ میں ”انصاف کالج“ اور ”امن کا راستہ“ تلاش کرنے کا ایک موقع قرار دے رہے ہیں جبکہ حال یہ ہے کہ غزہ کا ہر بچہ یحییٰ سنوار کی طرح چھڑی ہاتھ میں لیے اور منہ پر کپڑا باندھے یحییٰ سنوار بنا ہوا ہے۔ یہ اسرائیل اور امریکہ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ غزہ میں مجاہدین کی کوئی کمی نہیں۔ حماس جس طرح فلسطین میں ارض مقدس اور مسلمانوں کی جنگ لڑ رہی ہے، وہ معمولی یا آسان کام نہیں۔ وہ اپنے قیام سے لے کر آج تک ہزاروں جانوں کی قربانی دے چکے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023ء کو شروع ہونے والے طوفان الاقصیٰ میں ہی اب تک 43 ہزار سے زائد افراد شہید ہو چکے ہیں جن میں 17 ہزار سے زائد بچے اور 13 ہزار سے زائد خواتین شامل ہیں۔ حماس یہ جنگ بے سرو سامانی کے عالم میں دنیا کی سب سے مضبوط اور طاقتور افواج کے خلاف لڑ رہی ہے۔ کئی غیر مسلم ریاستوں اور حکمرانوں نے حماس کے ساتھ یحییٰ سنوار کی حمایت ضرور کی ہے لیکن یہ مانے بغیر چارہ نہیں کہ ایران اور یمن کے سوا کسی مسلم ملک کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ ارض مقدس کی حفاظت کی جنگ میں حماس کے کندھے سے کندھا ملا کر چلنا تو دور کی بات، اُن کے پیچھے ہی کھڑے نظر آجائیں۔ فلسطینی عوام کی قوت اور عزم قابل تعریف ہے کہ فلسطینی عوام تاریخ کے ایک نازک ترین موڑ پر کھڑے ہیں اور اُن کی استقامت اور حوصلہ مندی سے دشمن کی سیکورٹی اور دفاعی صلاحیتیں کمزور ہو رہی ہیں۔

صہیونی ریاست جس بات کو اپنی کامیابی خیال کر رہی ہے، دراصل وہ دنیا بھر کی تمام آزاد قوموں کے درمیان اس کی بھرپور بدنامی ہے۔ حماس کے قیام کی سالگرہ کے موقع پر ہونے والی ایک ریلی میں چالیس ہزار سے زائد

افراد سے خطاب کرتے ہوئے بانی رہنما شیخ احمد یاسین شہید نے 2025ء تک اسرائیل کے صفحہ ہستی سے مٹ جانے کی پیش گوئی کی تھی۔ آج اسرائیل بوکھلاہٹ میں ایسے فیصلے کر رہا ہے جو بظاہر اور فوری طور پر تو اُس کے حق میں جاتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں جبکہ حقیقت میں اس کے برعکس ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ غزہ کے مسلمان ایک غیر متوازن جنگ لڑ رہے ہیں، جہاں دشمن ایک مجرم کی طرح بے دریغ ہر قسم کے جرائم کئے جا رہا ہے اور اس کے مقابلے میں مجاہدین وطن کے ہر کونے میں بہادری کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور طویل اور تکلیف دہ جنگ کو جاری رکھنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔ اُن کا یہی عزم انہیں کامیابی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے موت کی آرزو تو ہر شخص ہی کرتا ہے مگر یہ اعزاز سب کو نہیں ملتا اور جس کو بھی یہ اعزاز مل جاتا ہے وہ اپنے ساتھیوں سے مبارک بادیں وصول کرتا ہے۔

سردست جنگی مجرم نیتن یاہو اپنی تقریروں میں نہ صرف غزہ، مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں بسنے والے مسلمانوں کا صفایا کرنے کی دھمکی دے رہا ہے بلکہ واشگاف الفاظ میں یہ اعلان دہرا رہا ہے کہ حماس کے قائدین کو دیگر ممالک میں بھی نشانہ بنایا جائے گا۔ نیتن یاہو کی جانب سے ریاستی دہشت گردی کے اس کھلم کھلا اظہار پر مغربی ممالک میں موجود صہیونی غلام تالیباں پیٹ رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یحییٰ سنوار نے ہزاروں دیگر فلسطینی مسلمانوں کی طرح مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ اہل فلسطین اپنی شہادتوں کے ذریعے امت مسلمہ کی طرف سے جو فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل ذکر و قدر ہے۔ سچ پوچھیں تو جہاں اس وقت اہل غزہ سخت امتحان سے گزر رہے ہیں تو اُس سے بڑا امتحان باقی امت مسلمہ کا بھی ہے اور وہ اس امتحان میں بڑی طرح ناکام ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ محض نیتن یاہو کو جنگی مجرم کہہ دینے اور زبانی مذمت کر دینے سے نہیں بلکہ عملی اقدامات سے ہی اسرائیل کو ظلم اور درندگی سے روکا جاسکتا ہے۔ اگر اب بھی مسلمان ممالک کے حکمران اور مقتدر حلقے فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے لیے عملی اقدامات نہیں اٹھاتے تو دنیا کی رسوائی کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی مجرم قرار پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ حماس کے تمام عہدیداران اور مجاہدین کو شیخ احمد یاسین، ڈاکٹر عبدالعزیز الرنتیسی، اسماعیل بنیہ اور یحییٰ سنوار جیسے مجاہدین اسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مسجد اقصیٰ کی حفاظت کی اہم ترین دینی ذمہ داری کو احسن طریقے سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ صہیونیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے اور فلسطینی مسلمانوں کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

## تین اللہ کے دین کے علاوہ جو دوزخ میں لے گا اس پر کوئی سوال نہیں اٹھاتا

کئی غیر ضروری معاملات میں دینی سیاسی جماعتوں کو پریشانی ہو جاتی ہے مگر اللہ کی شریعت پامال ہونے پر انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی،

تین اپنے متنی سرویس پر نظر ثانی کر کے اور حق پر عمل کر کے اس کی دعوت دینے کی ضرورت ہے

جو لوگ داعی کا کام کر رہے ہیں ان کے لیے ڈاکٹر ذاکر نائیک کا پیغام ہے کہ وہ تہجد اور دعا کا اہتمام ضرور کریں،

مالم اسلام کے حکمران کے معصوم مسلمان بچوں کی لاشیں گرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

میزبان: آصف حمید

رفقائے تنظیم و احباب کے سوالات اور امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے جوابات

احباب کو دعوت دیتے ہیں اور ہر اجتماع میں احباب شریک بھی ہوتے ہیں لیکن وہ قریبی احباب ہوتے ہیں جن تک تنظیم کی دعوت پہنچ چکی ہوتی ہے۔ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ وہ اجتماع میں شرکت کر کے تنظیم کے فکر اور مشن کو مزید سمجھیں اور پھر ایک قدم آگے بڑھ کر تنظیم میں شمولیت بھی اختیار کریں۔ البتہ چونکہ سالانہ اجتماع میں خواتین کے لیے کوئی انتظام نہیں ہوتا اس لیے ہم خواتین کو دعوت نہیں دیتے۔ تاہم لوکل سطح پر اجتماعات میں خواتین بھی شرکت کرتی ہیں جہاں شرعی پردے کا انتظام ہوتا ہے۔ جہاں تک اجتماعی دعا کا معاملہ ہے تو آخری دن دعا کے موقع پر حاضری اپنے عروج پر ہوتی ہے کیونکہ اجتماعی دعا کا موقع کبھی کبھی ملتا ہے۔ خاص مواقع پر اجتماعی دعا بھی ہوجائے تو کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کو فریڈ بنا کر ہم نے پروموٹ نہیں کرنا۔

**سوال:** سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے آپ رفقہ کو ترغیب و تشویق کے لیے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟  
**امیر تنظیم اسلامی:** رفقائے تنظیم کو معلوم ہے کہ سالانہ پلانز کے مطابق بحیثیت امیر تنظیم میرا دورہ ہر حلقہ میں دو مرتبہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ تنظیمی امور کے اعتبار سے اور ایک مرتبہ دعوتی امور کے اعتبار سے۔ وہاں رفقائے تنظیم سے عرض کیا کرتا ہوں کہ دیکھیں! ابھی تو میں خود آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کا دیدار کر سکوں، ملاقات بھی ہوجائے، گفتگو بھی ہوجائے، افہام و تفہیم بھی ہو جائے، سوال و جواب بھی ہو جائیں، بیعت مسنونہ کا بھی اہتمام ہوجائے۔ اب میری خواہش ہوگی کہ ہم ایک دوسرے کا دیدار سالانہ اجتماع میں بھی کریں۔ امیر کی اس خواہش کو یہیں تک رکھ لیں تو کفایت کر جائے گا۔ البتہ وہ رفقہ جن کو ہم ملترزم رفقہ کہتے ہیں اور انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ:

سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اور دینی جذبہ اور جوش بڑھتا ہے۔ اسی طرح بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے خطبات ملٹی میڈیا کے ذریعے اور بیٹیل ڈسکن کی صورت میں اہم موضوعات پر ماہرین کی گفتگو سننے کا موقع ملتا ہے۔ بہت سارے رفقہ و احباب ایسے ہوتے ہیں کہ سالانہ جمعہ صوفیات میں مشغول رہ کر ان کا تنظیمی فکر اور جذبہ مانند پڑ جاتا ہے لیکن سالانہ اجتماع میں شرکت کی وجہ سے ان کا جذبہ تازہ ہو جاتا ہے۔ آپ کے توسط سے یہ پروگرام کرنے کا ایک مقصد

### مرتب: محمد رفیق چودھری

یہ بھی ہے کہ رفقہ اور احباب ذہنی طور پر اجتماع میں شرکت کے لیے تیار ہو جائیں، جو تیاری کرنی ہے وہ کر لیں اور اپنے اپنے اداروں سے جنہوں نے رخصت لینی ہے وہ لے لیں تاکہ وقت پر کسی وقت اور پریشانی کا سامنا نہ ہو۔

**سوال:** تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے ہم عوام الناس کو دعوت عام نہیں دیتے۔ اس کے پیچھے کیا حکمت ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** عوام الناس کے لیے ہم احباب کا لفظ استعمال کرتے ہیں یعنی وہ لوگ جو ڈاکٹر اسرار احمدؒ سے لگا رکھتے ہیں، تنظیم اسلامی سے محبت رکھتے ہیں، اس کے منہج اور فکر کو پسند کرتے ہیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ سالانہ اجتماع میں زیادہ اہتمام تنظیمی منہج اور فکر کی آبیاری اور یاد دہانی کے حوالے سے ہوتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ رفقہ، فکر اور ان کا جذبہ تازہ ہوجائے۔ جہاں تک احباب کا تعلق ہے تو پورے سال میں جہاں جہاں بھی ہمارے اجتماعات ہوتے ہیں، دروس قرآن ہوتے ہیں ان میں وہ شرکت کرتے ہیں اور ہم ان کو دعوت بھی دیتے ہیں۔ سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے بھی ہم

**سوال:** تنظیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے انعقاد کا اعلان ہو گیا ہے جو کہ 15 تا 17 نومبر کو ان شاء اللہ بہاولپور میں ہوگا۔ سالانہ اجتماع کا انعقاد کیوں ضروری ہے، اس کی کیا افادیت ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** تنظیم اسلامی کے نظم میں ہفتہ وار اجتماعات بھی ہوتے ہیں، ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اجتماعات بھی ہوتے ہیں، حلقہ قرآنی، دروس قرآن اور خطبات جمعہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن ہوتا ہے، خلاصہ مضامین قرآن کے پروگرامز ہوتے ہیں۔ پھر رفقہ کے لیے مختلف ایولز کے تربیتی پروگرامز ہوتے ہیں۔ ان سب اجتماعات اور کورسز کا بڑا مقصد تربیت اور یاد دہانی ہوتا ہے۔ سالانہ اجتماع کسی بھی دینی اجتماعیت اور تحریک کے لیے بہت اہم موقع ہوتا ہے جس میں دنیا بھر سے رفقہ اور احباب شرکت کرتے ہیں۔ ایک ہی فکر، نظریہ اور مشن سے بڑے ہونے لوگوں کو ایک دوسرے سے تعارف کا موقع ملتا ہے، فکر اور نظریہ کی آبیاری ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ اس میں تربیت کا ایک پہلو بھی ہوتا ہے کہ بندہ اللہ کی راہ میں گھر سے نکلتا ہے، سفر کی تکلیفیں اور مشقتیں جھیلتا ہے، گھر سے دور رہتا ہے، اللہ کی راہ میں اپنا وقت، پیسہ، صلاحیتیں صرف کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب بھی اُس کو ملتا ہے۔ تنظیم کے قائدین اور سینئر لوگوں کے خطبات سننے کا موقع ملتا ہے جس سے تنظیمی فکر اور منہج کا اعادہ ہوجاتا ہے، حالات حاضرہ کے بارے میں آگاہی حاصل ہوتی ہے کہ موجودہ عالمی حالات کیا ہیں اور ان کے تناظر میں ہمارا ملک کہاں کھڑا ہے، ہمیں کن مسائل اور چیلنجز کا سامنا ہے۔ ان حالات میں بحیثیت مسلمان ہماری ذمہ داریوں کا ہمیں پتا چلتا ہے۔ دور دراز سے آئے ہوئے رفقہ و احباب کی دینی جدوجہد اور تجربات

چاہے مشکل ہو یا آسانی ہو، طبیعت چاہے یا نہ چاہے، میں نے حکم ماننا ہی ماننا ہے۔ لہذا مترجم رفقاء کو صرف اتنی یاد دہانی کہ جمع و طاعت فی المعروف کی بیعت کو ذہن میں لے آئیے تو پھر یہ سوال نہیں آئے گا۔ بہر حال امید ہے کہ رفقاء میری اس خواہش کا لحاظ رکھتے ہوئے حتی الامکان پہنچیں گے۔ ان شاء اللہ۔ ماسوائے اس کے کہ کوئی عوارض کا معاملہ ہو یا خدانخواستہ کوئی ایمر ضعی کی بات آجائے۔ اس کے علاوہ ہم سب پلان بھی کریں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ آسانیاں اور توفیق عطا فرمائے۔

**سوال:** تنظیم اسلامی ڈاکٹر ذاکر نائیک کے سرکاری دورہ پاکستان کو کس نظر سے دیکھتی ہے۔ خاص طور پر ان حالات میں جبکہ ملک کے اندر آئین کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ (امیر صاحب، رفیق تنظیم اسلامی نارنجھ مرکل)

**امیر تنظیم اسلامی:** حکومتیں نہ جانے کن کن لوگوں کو کن کن مقاصد کے تحت بلائی رہتی ہیں لیکن اگر اللہ کے کسی نیک بندے کو کوئی حکومت بلائے جس سے اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کا کام لے رہا ہو تو ہمیں اس کا خیر مقدم کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک سے اللہ نے دین کا جو کام لیا ہے بہت کم لوگوں کے حصے میں یہ قبولیت آتی ہے۔ خاص طور پر نقاب ادا یا ن کا طلم اللہ نے ان کو عطا کیا ہے اور وہ پورے وثوق کے ساتھ دنیا کے سامنے دین کی دعوت پیش کرتے ہیں جس کو قبول کرتے ہوئے لاکھوں لوگ اسلام لپکے ہیں۔ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور اس دور میں ایسے افراد کا امت میں موجود ہونا نعمت سے کم نہیں ہے۔ لہذا ہم ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے مزید خیر کا کام لے اور ان کو بلائے پر ہمارے حکمرانوں کو بھی اللہ تعالیٰ اجر دے۔ جب ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کا پاکستان کا دورہ طے ہو گیا تو میں نے ان کے آنے سے دو ہفتے قبل اپنے خطاب میں ان کا خیر مقدم کیا اور لوگوں کو توجہ بھی دلائی۔ پھر ان سے گورنر ہاؤس کراچی میں ملاقات بھی ہوئی۔ تنظیم کی طرف سے ایک پریس ریلیز بھی جاری کی گئی۔ جہاں تک ملک کے اندر آئینی تباہی آئین کو بدلنے کی بات ہے تو یہ بحران آج کا نہیں ہے بلکہ آئین کے ساتھ کھلواڑ تو شروع دن سے چلا آ رہا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک یا مائٹنیا کے وزیر اعظم کے دورے کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی دوران سعودی وفد بھی معاہدے کر رہا ہے۔ اس پر کوئی سوال نہیں اٹھا رہا۔ اگر کوئی بھانڈا، اداکار، مرانی، کافر، مشرک اٹھایا سے

آجائے تو کہا جاتا ہے کہ امن کا سفیر آ رہا ہے، امن کا پیغام لا رہا ہے۔ لیکن کوئی اللہ کا موحد بندہ دین کی بات کرنے کے لیے آجائے تو سوالات کھڑے کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔ 77 برس ہو گئے، اللہ کے دین کے نفاذ سے منہ موڑے ہوئے، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ جاری رکھے ہوئے اس پر کوئی سوال نہیں اٹھا رہا۔ بے حیائی کے طوفان کو اجازت دے کر اللہ کے غضب کو دعوت دی جا رہی ہے اس پر کوئی سوال نہیں اٹھا رہا۔ کوئی اداکار، کافر، مشرک شیطانی تمہذیب کو پروموٹ کرنے آجائے تو بہت سی دینی جماعتوں کو بھی

**اگر کوئی بھانڈا، اداکار، مرانی، کافر، مشرک اٹھایا سے آجائے تو کہا جاتا ہے کہ امن کا سفیر آ رہا ہے، امن کا پیغام لا رہا ہے لیکن کوئی اللہ کا موحد بندہ دین کی بات کرنے کے لیے آجائے تو سوالات کھڑے کیے جاتے ہیں۔**

پریشانی نہیں ہوتی۔ بہت سے غیر ضروری معاملات میں دینی سیاسی جماعتوں کو پریشانی ہو جاتی ہے مگر اللہ کے احکامات ٹوٹنے پر، اللہ کی شریعت پامال ہونے پر انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوتی۔ ہمیں اپنے منغی رویوں پر نظر ثانی کرنے اور حق پر عمل کر کے اس کی دعوت دینے کی ضرورت ہے۔

**سوال:** ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب ڈاکٹر اسرار احمد کو اپنا استاد مانتے ہیں جس کا انہوں نے اظہار بھی کیا۔ جب آپ کی ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے بارے میں کیا نصیحت فرمائی؟

**امیر تنظیم اسلامی:** ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب سے میری گورنر ہاؤس کراچی میں ملاقات ہوئی جہاں میں نے انہیں تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کے بارے میں بتایا اور ان دونوں کے تحت قائم اداروں اور ان کے ذریعے دعوتی ترتیب اور پروگرامز کے متعلق بتایا۔ انجمن خدام القرآن کے تحت کراچی، لاہور، فیصل آباد، جھنگ اور دیگر شہروں میں قرآن اکیڈمیز قائم ہیں جن کے تحت دروس قرآن کا سلسلہ پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ خطبات جمعہ کا اہتمام ہوتا ہے۔ حلقہ جات قرآنی قائم ہیں۔ تربیتی کورسز ہوتے ہیں۔ اسی طرح تنظیم اسلامی کے تحت پورے ملک میں ہمارا طلم قائم ہے اور اس کے تحت دعوت دین اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے منج انقلاب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں جدوجہد جاری ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور ڈاکٹر اسرار احمد، تنظیم اسلامی اور انجمن خدام القرآن کی کوششوں کو بہت سراہا۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ ہم پوری امت کو جوڑنے کی بات کرتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے قرآن کے پیغام کو عام کیا تو اس سے بڑھ کر کس کی بات امت کو جوڑنے والی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام الناس میں قرآن کو پڑھنے اور قرآن کا پیغام سنیں اور سمجھیں اور انہیں ہدایت حاصل ہو۔ البتہ داعیان دین کے لیے ان کا خصوصی پیغام تھا کہ جو لوگ بھی داعی کا کردار ادا کر رہے ہیں انہیں اللہ سے رجوع کرنے اور اللہ سے تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ ان کے لیے تہجد کی نماز اور تہجد میں دعا کا اہتمام کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے تنظیم اسلامی کی کوششوں کو بھی سراہا جو خلافت راشدہ کے طرز پر نظام کے قیام کی جدوجہد میں لگی ہوئی ہے۔

**سوال:** بحیثیت مسلمان ہم پاکستان میں رہ کر فلسطین میں ہونے والے مظالم کو نہیں روک سکتے اور نہ ہی احتجاج کر سکتے ہیں کیونکہ حکومت کے اقدامات کو کچھ کر لگتا ہے کہ وہ اسرائیل کے بائیس ہاتھ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ اس صورتحال میں اسرائیل تو از کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ ہی آخری حل ہے۔ اس سلسلہ میں عوام اور بالخصوص تنظیم اسلامی کیا کردار ادا کر سکتی ہے؟

**امیر تنظیم اسلامی:** جہاں تک احتجاج کا تعلق ہے تو اللہ کا شکر ہے کہ لوگ احتجاج کر رہے ہیں۔ 17 اکتوبر 2023ء کے بعد سے پاکستان میں کئی حلقوں نے احتجاج بھی کیے ہیں، مارچ بھی ہوئے ہیں، دھرنے بھی دیئے گئے ہیں، آل پارٹیز کانفرنس بھی منعقد ہوئی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس لحاظ سے ابھی تک پاکستان میں مواقع ہیں۔ اگرچہ اسلام آباد میں ڈاکٹر مشتاق صاحب اور ان کی اہلیہ کے ساتھ نا انصافیاں ہوئی ہیں جن کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ البتہ ان چند ناخوشگوار واقعات کے علاوہ ہمارے ریاستی ادارے یا حکومتی مشینری رکاوٹ نہیں بنے۔ جماعت اسلامی کے امیر حافظ نعیم الرحمان کی تحریک پر آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی جس میں صدر مملکت اور وزیر اعظم نے بھی شرکت کی اس کا اچھا منیج دینا لو گیا ہے۔ اگر کسی بھی پارٹی کی جانب سے کوئی خیر کی بات سامنے آئے گی تو ہم اس کا خیر مقدم کریں گے۔ کچھ مہران اسمبلی کی طرف سے بھی فلسطین کے حق میں بات کی گئی۔ بہر حال یہ کچھ مثبت اشارے بھی ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ بحیثیت جمعی امت مسلمہ کے حکمرانوں نے مایوس کیا

ہے اور سخت بے جنتی کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان ایجنسی صلاحیت کا حامل مسلم ملک ہے۔ تربیت یافتہ فوج ہے، میزائل ٹیکنالوجی ہے۔ آخر کتنی لاشیں گرنے کا انتظار ہے؟ کتنے بچوں کی جانیں جانے کا انتظار ہے؟ وہ فلسطینی بچے جو شہید ہو رہے ہیں وہ کہتے ہیں تمہاری شکایت اللہ کے سامنے ہم لگا نہیں گے۔ ہمارے حکمران کیا جواب دیں گے؟ جہاں تک عوام کا تعلق ہے تو ہم دعا کر سکتے ہیں، احتجاج کر سکتے اور زیادہ سے زیادہ مصنوعات کا بائیکاٹ کر سکتے ہیں اور کہہ بھی رہے ہیں اللہ تعالیٰ تنظیم اسلامی بھی اس سلسلہ میں ہم چلا رہی ہے۔ 17 اکتوبر 2023ء کے بعد سے ہی تنظیم اسلامی نے ہم کا آغاز کر دیا تھا۔ اس کے بعد ہم نے مختلف شہروں میں سیمینارز کا انعقاد کیا، اپنے خطابات جمعہ میں مسئلہ فلسطین مستقل موضوع رہا۔ اس کے علاوہ ملک بھر میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام مظاہرے بھی ہوئے ہیں، سوشل میڈیا پر بھی ہم نے مہم چلائی ہے۔ اسی طرح ہم نے حکمرانوں،

دلائی ہے، ان کے متعلق سوالات لکھ کر بھیج دیا کریں، ان شاء اللہ ہم اپنی بساط کے مطابق اس کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے پوڈ کاسٹ کا ذکر کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت کے لیے جدید ذرائع کو بھی استعمال میں لانا چاہیے البتہ اس حوالے سے جائز اور ناجائز کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اسلام آنے سے پہلے کفار اور مشرکین کو ہتھیار کھڑے ہو کر و احصا کا نعرہ لگاتے تھے لیکن اعلان کرنے والا اپنے کپڑے اتار دیتا تھا۔ اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کے اس میڈیا میں سے شر والا پہلو چھوڑ کر باقی اس کا استعمال کیا اور کوہ صفا

وہ فلسطینی بچے جو شہید ہو رہے ہیں وہ کہتے ہیں ہم تمہاری شکایت اللہ کے سامنے لگائیں گے۔ ہمارے حکمران کیا جواب دیں گے؟

”ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے۔ اور ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے۔“ یہ ایک حساس موضوع ہے جس پر مفسرین نے بھی کام کیا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ لوط علیہ السلام اور نوح علیہ السلام کی بیویوں نے ان کی بات نہیں مانی لیکن وہ کسی بدکاری یا فحش کام میں مبتلا نہیں تھیں۔ عقیدے اور فکر کے لحاظ سے انہوں نے اپنی قوم کا ساتھ دیا لیکن کردار کے لحاظ سے ان کا دامن پاک تھا۔ ان کے کردار کے خلاف تاریخ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ البتہ چونکہ وہ کفر اور شرک پر قائم رہیں اس لیے قرآن کے مطابق وہ جہنم میں جا سکتے ہیں۔ سورہ نور کی آیت کی تفسیر میں بھی مفسرین کرام نے اس پر بحث کی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔



پر کھڑے ہو کر قریش کو دعوت دی۔ اسی طرح غزوہ خندق کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا جدید طریقہ اختیار کیا۔ تنظیم اسلامی اسی طریقے پر گامزن ہے۔ شروع میں جب ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی وی پر آکر خطاب فرمایا کرتے تھے تو باقی دینی جماعتیں اعتراض کرتی تھیں لیکن آج وہی جماعتیں میڈیا کو استعمال کر رہی ہیں۔ اس تجویز کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ تنظیم سے منسلک پلیٹ فارمز میں ایک پوڈ کاسٹ ”زمانہ گواہ“ کے نام سے ہفتہ وار منعقد کیا جاتا ہے جس میں سینئر رفقاء تنظیم کے علاوہ معروف دانشور اور اہل علم بھی شرکت کرتے ہیں۔ اس پر مزید مشاورت بھی ہو رہی ہے کہ ہم قرآن اکیڈمی کی سطح پر معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں پر گفتگو کریں۔

### ☆ دعائے مغفرت اللہ تعالیٰ العزیز الرحیم ☆

- ☆ حلقہ اسلام آباد دہلی کے ناظم دعوت ندیم حسین کے والد وفات پا گئے۔  
برائے تعزیت: 0314-5664999
- ☆ حلقہ اسلام آباد دہلی کے امیر اعجاز حسین کی ساس وفات پا گئیں۔  
برائے تعزیت: 0300-5568248
- ☆ حلقہ خیبر پختونخوا جنوبی، پشاور شہر کے نقیب اسرہ محترم خالد جمیل کے بھائی وفات پا گئے۔  
برائے تعزیت: 0321-9023865
- ☆ حلقہ سکھر کے ملترم رفیق عاشق علی کی بیٹی وفات پا گئیں۔  
برائے تعزیت: 0301-2606008
- ☆ حلقہ کراچی وسطی، شاہ فیصل کے رفیق شمس دین کی 15 ماہ کی بیٹی وفات پا گئیں۔  
برائے تعزیت: 0345-3345767
- ☆ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْنَهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

**سوال:** میں نے سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اہلیہ غیر مسلم تھی جبکہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ ناپاک مردوں کے لیے ناپاک عورتیں اور ناپاک مردوں کے لیے ناپاک عورتیں۔ برائے مہربانی وضاحت فرمادیں؟ (جلد بشیر صاحب، مقبولہ شمشیر)

**امیر تنظیم اسلامی:** قرآن مجید میں حوالے موجود ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام دونوں کی بیویاں نافرمان تھیں، انہوں نے اپنی قوم کا ساتھ دیا اور دونوں جہنم کی آگ میں ہوں گی۔ دوسری طرف قرآن میں یہ بیان بھی موجود ہے: ﴿الْحَٰمِضِيَّتُ لِلْعَبِيدِ وَالْحَٰمِضِيَّتُونَ لِلْعَبِيدِ وَالْحَٰمِضِيَّتُ لِلْعَبِيدِ وَالْحَٰمِضِيَّتُونَ لِلْعَبِيدِ﴾ (النور: 26)

سیاستدانوں، ممبران پارلیمنٹ، صحافیوں، علماء اور مذہبی جماعتوں کو خط لکھ بھی لکھے ہیں۔ ہمارے رفقاء تنظیم نے اپنے اپنے علاقوں میں گشت کر کے کانوں پر جا کر لوگوں کو سمجھایا، ڈیپارٹمنٹل سٹورز کے مالکان کو سمجھایا۔ کئی کانداروں نے اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کی سپلائی لینا ترک کر دیا اور کئی ڈیپارٹمنٹل سٹورز کے مالکان نے تین دنوں کے اندر ایسی مصنوعات کا سٹاک تلف کر دیا۔ اس کے علاوہ ہم نے اپنے خطابات میں اور مختلف ذرائع سے عوام کو بھی ترغیب دی ہے کہ وہ اسرائیل نواز کمپنیوں کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

**سوال:** جس طرح امیر سے ملاقات پر دو گرام امیر محترم لوگوں کے سوالوں کا جواب عمدہ طریقے سے دیتے ہیں اسی طرح اگر پوڈ کاسٹ کے ذریعے امیر محترم اور آصف حمید صاحب حالات حاضرہ کے موضوعات پر گفتگو کریں، نوجوان طبقے کے مسائل مثلاً معاشی مسائل، دین سے بے زاری، ملک سے بے زاری، الحاد اور مادہ پرستی، ایمان اور جہاد، فتنوں سے بچاؤ اور فکر آخرت پر بات ہو تو کیا اس سے تنظیم کے کام میں بہتری نہیں آئے گی؟ (نجی اندہ صاحب، کراچی)

**امیر تنظیم اسلامی:** ہمارے اس پر دو گرام میں یقیناً ملک کے سیاسی حالات پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ معاشرتی اور اخلاقی پہلوؤں پر بھی گفتگو ہوتی ہے۔ انفرادی تربیت اور تعلیم کے معاملات پر بھی بات ہوتی ہے، بھائی نے جن موضوعات کی طرف توجہ

# کیا خوب "ندامت" کا ہے گویا کوئی دن اور

ایوب بیگ مرزا

ندائے خلافت کی اشاعت نمبر 36 میں راقم کی ایک تحریر شائع ہوئی تھی جس میں راقم نے چچا غالب سے زیادتی کرتے ہوئے اُن کے ایک مصرعہ کو یوں بگاڑا تھا "جاتے ہوئے کہتے ہولندن میں ملیں گے" جس "معزز" ہستی کے حوالے سے یہ تحریر لکھی تھی، آج 25 اکتوبر بروز جمعہ المبارک یہ صاحب اپنے منصب کی معیاد پوری کر کے ریٹائرڈ ہو رہے ہیں تو راقم بھی اسد اللہ غالب کے ساتھ مزید زیادتی کرتے ہوئے اُن کے اس شعر کے دوسرے مصرعہ کو پھر بگاڑنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے عنوان یوں باندھا ہے کیا خوب "ندامت" کا ہے گویا کوئی دن اور۔ اسے عیب جوئی کہہ لیتے یا کچھ کہیں لیں راقم سمجھتا ہے کہ ریاست اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز لوگوں کا خود اپنے منصب سے انصاف نہ کرنا ایک ایسا ناپسندیدہ فعل ہے جو صحیح طور پر عوام کے سامنے آنا چاہیے تاکہ مستقبل میں عوام دھوکہ نہ کھائیں۔ قاضی فائز عیسیٰ نے 17 ستمبر 2023ء میں چیف جسٹس آف پاکستان کا حلف اٹھایا اور پہلی مرتبہ یہ ہوا کہ کسی چیف جسٹس نے حلف لیتے ہوئے اپنی زوجہ محترمہ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا۔ ظاہری طور پر اس پر اعتراض تو نہیں بنتا لیکن یہ عدلیہ میں پہلی بار ہوا۔ موصوف نے ایک خاص پس منظر میں یہ ریت ڈالی۔ درحقیقت سابقہ ریفرنس کے الزامات کا رخ محترمہ کی طرف تھا تو گویا یہ جوابی کارروائی تھی۔ عاقل راا اشارہ بس است۔ ریفرنس کی بات سامنے آئی ہے تو پہلے اسی کا ذکر کر لیں راقم کی رائے میں اس حوالے سے عمران خان کا بحیثیت وزیر اعظم طرز عمل بھی کس طرح درست نہیں تھا اُس کا وزارت عظمیٰ سے فارغ ہو کر یہ کہنا کہ یہ ریفرنس ریٹائرڈ آری چیف قمر جاوید باجوہ نے قائم کیا تھا میرا تو اس میں کوئی دخل نہیں تھا مجھے تو قاضی فائز عیسیٰ سے کوئی شکایت نہیں تھی تو گویا آپ ایک یہ خبر اور بے بس وزیر اعظم تھے۔ ملک کے وزیر اعظم کی

بے خبری اُس کی نااہلی اور نالائقی شار ہوگی گویا آپ کان کے اتنے کچے تھے کہ ایک شخص کی بات کی آپ نے تصدیق کیے بغیر آپ نے اتنا بڑا قدم اٹھالیا۔ پھر اسے عدالت میں صحیح طور پر لڑا بھی نہ گیا اور جج جھوٹ ثابت ہو گیا۔ راقم کی ہمیشہ سے رائے ہے کہ کسی کے بھی عہد میں کوئی اچھا یا بڑا کام ہو وقت کے حکمران اُس کی ذمہ داری یعنی ہوگی۔ عمران خان نے وزارت عظمیٰ سے فارغ ہو کر یہ بیان شاید اس توقع پر دیا تھا کہ قاضی فائز عیسیٰ چیف جسٹس کی حیثیت سے اُن پر ہاتھ ہولا رکھیں گے لیکن یہ اُن کی غلط فہمی تھی۔ اُن کے اور اُن کی جماعت تحریک انصاف کے ساتھ ایسی ایسی زیادتی اور انتقامی کارروائیاں ہوئیں لیکن موصوف چیف جسٹس نے آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا بلکہ یہ بھی کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ اس حوالے سے خود اُن سے جو ہو سکا انہوں نے کیا۔ قاضی صاحب نے پچاس سالہ پرانے ٹیس لگائے اور اپنی طرف سے زیادتی کی تلافی کی۔ مثلاً: بھلو کا کیس جسے عرف عام میں جوڈیشل مرڈ کہا جاتا ہے دوبارہ لگا کر انصاف خوب تقسیم کیا لیکن اُن کی آنکھوں کے سامنے جو مظالم ہو رہے تھے جس طرح سیاسی مخالفین کے گھر، کاروبار اور فیکٹریاں برباد کی جارہی تھیں۔ پیار بچوں کو بستروں سے گھسیٹ کر زمین پر پٹا جا رہا تھا۔ چادر اور چار دیواری کی بے حرمتی ہو رہی تھی نوجوان خواتین کی درجن بار ضمانتیں ہوتی تھی اور پولیس جیل کے باہر نیا کیس گھنڈ کر دوبارہ گرفتاری ڈال لیتی تھی اور یہ معاملہ خالصتاً قاضی صاحب کے دائرہ اختیار میں تھا، لیکن انہوں نے اس ظلم و ستم سے منہ پھیر رکھا تھا بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اُن کے کئی فیصلوں سے اس ظلم و ستم کی پشت پناہی ہوئی۔

موصوف نے فیض آباد کیس میں اسٹیبلشمنٹ کے خلاف فیصلہ دینے پر بڑی نیک نامی کمائی۔ راقم آج بھی اُن کے اس فیصلے کو سراہتا ہے، لیکن موصوف جب

چیف جسٹس بنے تو اُن کا سو فٹ ویئر update ہو گیا۔ وہ سابقہ ججوں کو یہ طعنہ دیتے ہیں کہ انہوں نے مارشل لا پر مہر تصدیق ثبت کی۔ بات بالکل درست ہے لیکن وہ تو کئی کئی سال بعد نظر یہ ضرورت کے تحت یہ ناپسندیدہ کام کرتے تھے۔ آپ اپنے گزشتہ تیرہ (13) ماہ میں کیے گئے فیصلوں کا جائزہ لیں اکثر پر خاکی مہر ثبت ہوتی واضح نظر آئے گی۔ اور تو اور آپ نے اپنے ہی ادارے یعنی عدلیہ پر حکومتی اور خاکی شکنجہ کس دینے پر نہ صرف خاموشی اختیار کی ہے بلکہ "اُن" کی بھرپور مدد کی، آپ نے محض ذاتی مفاد میں اپنے گھر پر غیروں کے قبضے کا راستہ ہموار کیا۔ فیض آباد کیس کا فیصلہ دے کر اسٹیبلشمنٹ ہونے کے دعوے دار جب چیف جسٹس بننے ہیں تو فوجی عدالتوں کے کیس میں ایک سنج بناتے ہیں جس کا فیصلہ اُن کے سرپرستوں کو پسند نہیں آتا تو غیر روایتی طور پر دوبارہ ایک اور سنج بنا دیتے ہیں اور فیصلہ reverse کر دیا جاتا ہے۔ 63A بعض لوگوں کے نزدیک ایک متنازعہ شق

تھی لیکن آپ نے پورا ایک سال اُس کا ذکر ہی نہیں کیا لیکن جب اسٹیبلشمنٹ کو آسے ختم کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ گھوڑوں کی خرید و فروخت آسان ہو سکے تو آپ نے فوراً آگے بڑھ کر اصطبل کا دروازہ کھول دیا بلکہ توڑ ہی دیا۔ ایک سال تک آپ کو اس نیک کام کا خیال ہی نہ آیا۔ آئینی ترمیم جسے مولانا فضل الرحمن نے ووٹ بھی دیا ہے اور کالا ناگ بھی کہا ہے۔ آپ کے عہد کے آخری ہفتہ میں جس طرح اختر میٹنگ کی جماعت بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینئر قاسم روجو کو ڈائریکٹ کراتے ہوئے اٹھایا گیا اور بیٹے کو بھی resist کرنے پر اٹھایا گیا۔ سینئر نیسیدہ احسان نے رورڈ کر بتایا کہ پہلے اُن کے بیٹے کو اٹھایا گیا پھر اُن کے شوہر کو اٹھایا گیا خاتون سینئر نے صاف صاف کہا کہ اُنہیں بچانے کے لیے میرے پاس اس وقت اور کوئی آپشن نہیں کہ میں ترمیم کے حق میں ووٹ دوں۔ شاہ محمود قریشی کی بہو کو اٹھایا گیا اور نہ جانے کیا سلوک کیا کہ اُن کے بیٹے زین قریشی کے بارے میں یہ خبریں آنا شروع ہو گئیں کہ وہ منحرف ہو رہے ہیں۔ بہر حال ظلم و ستم کا اندھیر قاضی صاحب کے سامنے چارہا مگر مجال ہے جو قاضی صاحب کی قاضیت ٹس سے مس ہوئی ہو۔ وہ صرف اُن کیسوں کی صدا لگاتے رہے جن کے



بارے میں اُن کی رائے تھی کہ ان کا فیصلہ حکومت اور اسٹیبلشمنٹ کے دشمن کے خلاف جا سکتا ہے لہذا خصوصی نشستوں کے آٹھ ججوں کے فیصلے پر نظر ثانی کے لیے قاضی صاحب ایک ہفتہ میں ہی اصرار کرنے لگے لیکن منصفی کا اندازہ کریں 8 فروری کے الیکشن کے خلاف پیشین کب کی پڑی ہے۔ قاضی صاحب اُس فائل سے گرد جھاڑنے کو تیار ہی نہیں۔ اس صورت حال کو راولپنڈی کے کمشنر پجارسے لیاقت علی چٹھہ کے اقبالی بیان کی روشنی میں دیکھیں۔ چٹھہ صاف انکشاف کرتے ہیں کہ چیف الیکشن کمشنر اور چیف جسٹس قاضی فائز عیسیٰ نے گلے جوڑ کر کے الیکشن کے نتائج پلٹ دیئے تھے۔ اور اس ساری بدیہاتی کے وہ یحییٰ شاہد ہیں کمشنر صاحب اُس دن سے غائب ہیں۔ لہذا اُس پیشین کے نتیجے میں قاضی صاحب کس کے خلاف اقدام کریں؟ جہاں تک اُس آئینی ترمیم کا تعلق ہے جسے مولانا فضل الرحمن سیاہ ناگ قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ہم نے اس ناگ کے زہریلے دانت توڑ دیئے ہیں یہ مولانا کا فیصلہ ہے۔ راقم کی رائے میں زہریلے دانت صحیح طور پر نہیں ٹوٹے۔ ابھی اس ترمیم میں کافی زہر باقی ہے اور پھر یہ کالے ناگ کے ٹوٹے ہوئے زہریلے دانت دوبارہ بھی اُگ آتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی ریٹائرڈ ہونے والے چیف جسٹس کا بڑا اہم رول ہے۔ اقتدار کی غلام گردشوں میں اُس پر کام تو کوئی ماہ سے جاری تھا۔ موصوف چیف جسٹس بھی اُس کو ذہن میں رکھے ہوئے تھے۔ مبارک ثانی کیس کے حوالے سے موصوف کچھ ماہ پہلے اُس قادیانی کے حق میں دو ٹوک فیصلہ دے چکے تھے جس پر عوامی سطح پر عمومی اور مذہبی حلقوں کی طرف سے خصوصی اور بھرپور رد عمل سامنے آیا۔ جب موصوف کے سامنے اس کیس پر نظر ثانی کا معاملہ آیا تو اب آئینی ترمیم پر بھی اندری اندر کام کافی تیز ہو چکا تھا۔ یہ بات ظاہر ہو چکی تھی کہ JUI(F) کی رضامندی کے بغیر آئین میں ترمیم نہیں ہو سکے گی لہذا چیف جسٹس (ر) کا رویہ بھی بدل چکا تھا۔ مبارک ثانی کیس کا review موصوف نے لگا لیا اور علماء کرام کو بھی بلا لیا۔ شدید یہ ہے کہ موصوف نے مولانا فضل الرحمن کو خصوصی دعوت دی کہ وہ مقررہ تاریخ پر سپریم کورٹ تشریف لائیں اور یہ خبر تو اخباروں میں آچکی ہے کہ موصوف کے سیکرٹری نے عدالت سے باہر نکل کر مولانا کا استقبال کیا اور انہیں بڑا پروٹوکول دیا گیا۔

اُس وقت ترمیم کچھ یوں سامنے آ رہی تھی کہ ججز کی ریٹائرمنٹ کی عمر تین سال بڑھادی جائے گی اور ایک آئینی عدالت قائم کی جائے گی جس کے موصوف سربراہ ہوں گے۔ لیکن بعد میں ترمیم مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے سیاست دانوں کے مشورہ سے بات یہاں تک پہنچی کہ ریٹائرمنٹ کی عمر نہیں بڑھائے جائے گی۔ لطف کی بات یہ ہے کہ مولانا ہی نے عمر بڑھانے اور موصوف کو آئینی سربراہ بنانے کی مخالفت کی اگرچہ حالات و واقعات سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ موصوف ترمیم پیش ہونے کے آخری مراحل تک یہ کوشش کرتے رہے کہ عمر بڑھادی جائے تاکہ ان کو ایکسٹینشن مل جائے۔ البتہ زبان سے اس بات سے انکاری تھے۔ سیاست دانوں نے اپنا مقادد دیکھنا تھا کہ کس طرح عدلیہ پر حکومت کا غلبہ کسا جا سکتا ہے جب اُن کا یہ مسئلہ حل ہو گیا تو وہ قاضی کو بھول گئے اور قاضی صاحب کا معاملہ خالد النوا والآخرۃ کا ہو گیا۔ بہر حال سیاہ ناگ کے کچھ زہریلے دانت توڑ کر ترمیم کر لی گئی۔ قاضی صاحب نے جس ادارے میں ساری زندگی گزارا اسی کی جڑیں کھودنے میں کلیدی رول ادا کیا۔ قاضی صاحب کے بارے میں ایک اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے جسٹس منیر پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اب نظر یہ ضرورت کی ایجاد اور عدلیہ کی بربادی پر کوئی اُن کا نام نہیں لے گا۔ قاضی صاحب نے جاتے جاتے اپنے انتہائی متنازع فیصلہ کی نظر ثانی اپیل بھی مسترد کر دی جو انہوں نے تحریک انصاف کا نشان بٹلا چھینے کا لیا تھا جسے پاکستان کا شاہد ہی کوئی قانون دان یا ماہر آئین درست قرار دے سکتا ہے گویا قاضی صاحب کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔ راقم دعا گو ہے کہ اللہ خود میرے اور قاضی صاحب کے بھی گناہ معاف فرمائے، ہاں البتہ اُن لوگوں کا روز قیامت استغاثے کا حق قائم رہے گا جن کا مستقبل اور زندگیاں قاضی صاحب کے فیصلوں کی وجہ سے برباد ہو گئیں۔

راقم کی رائے میں ایک جج کو صحیح معنوں میں جج ہونا چاہیے وہ عدل کو بنیاد بنا کر ہر چیز کو جج کرے۔ ایک زمانہ تھا لمبی و یرن تو موجود نہیں تھا لیکن اچھے جج سے اخبار پڑھتے تھے نہ ریڈیو سنتے تھے تاکہ اُن کا ذہن فیصلہ کرتے وقت کسی خبر سے متاثر نہ ہو جائے۔ کہاں سے ڈھونڈ کر لائیں چیف جسٹس میاں عبدالرشید جیسا جج جو وزیر اعظم کی جانے کی دعوت ٹھکرا دیتا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف کیس

کی سماعت کر رہے تھے، ریٹائرمنٹ والے دن اپنے پین کی سیاہی واپس دوات میں انڈیل گئے کہ یہ حکومت کی امانت ہے۔ اُن کے بعد بھی بعض بڑے اچھے اچھے جج آئے سب کے نام نہیں لکھے جا سکتے۔ جسٹس تنزیل الرحمان بھی فرشتہ سیرت جج تھے جنہوں نے سوہ کے خلاف ایسا فیصلہ لکھا کہ دنیا جہاں کے سیکولر قانونی ماہرین اپنے ہاتھوں پر دانت کاٹتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ عدل کا سب سے بڑا اور حقیقی علمبردار اسلام ہے۔ راقم کئی مرتبہ یہ عرض کر چکا ہے کہ اسلام میں سے عدل نکال دیں تو کچھ نہیں بچتا۔ عدل قوموں کی بقا کا ضامن ہوتا ہے۔ عدل وقسط وہ شاہراہ ہے جو اس پر قائم رہا جنت اُس کی منزل ہے اور جو اس سے بھٹک گیا جہنم اُس کا مقدر ہے۔ یاد رکھیے! عدل کا قیام صرف جج کا اختیار نہیں وقت کے حکمرانوں کو وہ ماحول دینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ عدل قائم کر سکیں اگرچہ چہ نسبت خاک رابا عالم پاک والی بات ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ وقت ہیں کسی مقدمہ میں قاضی کے سامنے پیش ہوتے ہیں مدعی بھی حاضر ہوتا ہے۔ قاضی خلیفہ وقت کو نشست پیش کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پہلی انصافی قاضی تم نے کر دی صرف مجھے نشست پیش کر دی ہے۔ گویا قاضی کو عدل کرنے کے لیے ماحول فراہم کر رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہما بھی قاضی کے سامنے پیش ہوتے ہیں قاضی اُن کے خلاف فیصلہ دیتا ہے لیکن آپ چون چرا نہیں کرتے لیکن مدعی جانتا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہما سچے ہیں لہذا وہ قائل ہی نہیں گھل گھل بھی ہو گیا۔ لہذا حکمرانوں کو بھی عدالتوں کو عدل کرنے کا ماحول دینا ہو گا نہ کہ اُن پر شکنجہ کسے کے لیے ٹکی تو این میں ترمیم کرنا ہو گی۔ اس پس منظر میں یہ سمجھنا آسان ہو گا کہ کونسن چرچل نے کیوں کہا تھا کہ اگر ہماری عدالتیں انصاف دے رہی ہیں تو ہمیں شکست نہیں ہو سکتی۔ ہمیں یہ بھی سوچنا ہو گا کہ عدل کے معمار حسن انسانیت رحمت العالمین حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں فرمایا تھا کہ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا خواستہ چوری کرے گی تو اُس کے ہاتھ بھی کاٹنے کا حکم دوں گا۔ درحقیقت اسلام اور عدل کا چونی دامن کا ساتھ ہے۔ یاد رکھیے! جو معاشرہ عدل سے محروم ہو وہ بالآخر انتشار اور فساد کا شکار ہو جاتا ہے۔



# سائنس سٹیٹ اسٹل میں ہمارے معاشرے کے اخلاقی بانجھ پن کو کھانچ کر رہا ہے ہم لاپرواہی کے کوئی بھی نمونہ نہیں دیکھ سکتے ہیں حکومت سوشل میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لیے تجربوں کی طرح اپنی Apps تیار کرے: اصف حمید

”کسی قوم کو تباہ کرنا، ہوتو اس کا نظامِ تعلیم تباہ کر دو“ ہم اسی عالمی سازش کا شکار بنے ہوئے ہیں: عبدالوارث

بحیثیت مجموعی ہم دیکھیں تو پاکستان کا تعلیمی نظام مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی

مخلوط نظامِ تعلیم کے معاشرت پر اثرات کے موضوع پر حالات حاضرہ کے مفرد پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: دویم احمد

**سوال:** پنجاب کالج کا اصل واقعہ کیا ہے اور طلبہ و طالبات جو احتجاج اور مظاہرے کر رہے ہیں اس کے اصل محرکات کیا ہیں؟  
**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** اس واقعہ میں مدعی چست اور گواہ سست والا معاملہ ہے۔ جن لوگوں پر الزام لگایا گیا انہوں نے بھی اسے مسترد کر دیا اور جو الزام لگانے والے تھے وہ بھی یہ کہہ کر پیچھے ہٹ گئے کہ ہم نے تو کسی سے سنا تھا۔ اس کے بعد پتہ چلا کہ پہلے پہل جتنی بھی خبریں اس حوالے سے سامنے آئیں وہ ایک خاص جماعت کے اکاؤنٹ سے نکلی تھیں۔ پھر اس کی ٹائمنگ بھی دیکھیں، ایک طرف شنگھائی کانفرنس چل رہی ہے، اہم ممالک کے صدور اور کئی وفد آئے ہوئے ہیں اور دوسری طرف ملک کو بدنام کرنے کا یہ سارا سلسلہ چل رہا ہے۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ ہم دجل کے دور میں زندہ ہیں۔ ہر طرف ڈس انفارمیشن کی اتنی دھند چھائی ہوئی ہے کہ صحیح سمت یا حقیقت نظر ہی نہیں آ رہی۔ اصل معاملہ کیا ہے ہمیں کچھ پتہ نہیں، مگر بعد کے تاثرات سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یہ کوئی فتنہ جزیبی وار فیز کا معاملہ تھا اور اس واقعہ کی آڑ میں پورے ملک کو مفلوج کرنا مقصود تھا۔ پھر اس کالج کی برانچز کو خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ غالباً منڈی بہاؤ الدین کی برانچ میں کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا اور کچھ ایسی خبریں بھی آئیں کہ کوئی کارڈ شدید زخمی ہوا یا مارا گیا، کئی طلبہ زخمی ہوئے اور کئی کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے بارے میں بھی دورائے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ احتجاج کر رہے تھے تو پولیس نے ان پر لٹائی چارج کیا۔ دوسرا یہ کہ لڑکے گریز کمپس میں داخل ہو گئے تھے اس لیے ان پر

لاٹھی چارج کیا گیا۔ وہی بات کہ ہم دجل کے دور میں زندہ ہیں، کچھ میں نہیں آتا ہم کس کی بات مانیں اور کس کی نہ مانیں۔ بہر حال بحیثیت مجموعی ہم دیکھیں تو پاکستان کا تعلیمی نظام مکمل طور پر مفلوج ہو گیا ہے۔ تعلیمی اداروں پر، ان کے ڈائریکٹرز، ٹیچرز، پروفیسرز پر سوال کھڑا ہو گیا ہے۔ کسی زمانے میں شاگرد اساتذہ کی جوتیاں سیدھی کیا کرتے تھے، اتنا ادب تھا لیکن اب کیا صورتحال ہے؟ طلبہ جن اساتذہ اور پروفیسرز کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں، ان کو گالیاں دے رہے ہیں وہ کس منہ سے طلبہ کے سامنے جائیں گے۔

## مرتب: محمد رفیق چودھری

**سوال:** دین اسلام ہمیں کسی بھی خبر کی تصدیق کے حوالے سے کیا رہنمائی دیتا ہے؟  
**اصف حمید:** قرآن مجید کی ایک آیت کا حصہ ہے:  
﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ (البقرہ: 191)  
”اور فتنہ قتل سے زیادہ (نگین برائی) ہے۔“  
سوشل میڈیا کے اس دور میں یہ آیت بڑی مبرہن ہو کر سامنے آ رہی ہے۔ پنجاب کالج کا واقعہ جب میں نے سنا تو پہلا سوال ذہن میں یہ آیا کہ جس پر بھی الزام ہے اس کو پکڑ کر کالج کی انتظامیہ سامنے کیوں نہیں لاتی کہ یہ بندہ ہے، ہم نے اس کو سزا دی ہے اور آئندہ کے لیے یہ قواعد و ضوابط بنا دیئے ہیں۔ جان چھوٹ جاتی اور معاملہ ختم ہو جاتا، کالج یا حکومت کو اس کا دفاع کرنے کی کیا ضرورت ہے جس کی وجہ سے سارا فساد پھیل رہا ہے، کروڑوں کا

نقصان ہو رہا ہے اور بدنامی الگ سے ہو رہی ہے۔ پھر بات یہ سامنے آئی کہ اصل میں معاملہ کچھ اور ہے اور ایسا لگتا ہے کہ اس واقعہ کی آڑ میں بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا کیے جائیں۔ اصل میں غور طلب بات یہ ہے کہ اس طرح کا کوئی بھی واقعہ ہوتا ہے، کسی پر کوئی الزام لگتا ہے جیسے توین مذہب کا الزام ہو تو لوگ آؤ دیکھتے ہیں نہ تاؤ، بندے کو پکڑ کر مارتے ہیں۔ یہ سائنس سٹیٹ اصل میں ہمارے معاشرے کے اخلاقی بانجھ پن کو واضح کرتا ہے کہ ہم اخلاقی طور پر کس حد تک گر چکے ہیں۔ حالانکہ ہمارا دین کہتا ہے کہ جب بھی تمہارے پاس کوئی خبر آئے تو پہلے اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ اس تحقیق کے پہلو کو سوشل میڈیا کی یلغار نے گویا مفلوج کر دیا ہے۔ دکھ ہوتا ہے کہ کس قسم کے سینیڈل تھوپے جاتے ہیں، ہر طرف ایک دوسرے پر کیچڑ اچھلا جا رہا ہے، گندی سے گندی بات بھی ہوتو رائی کا پہاڑ بنا کر کھڑا کیا جاتا ہے اور سیاسی پارٹیاں اس مکروہ کھیل میں سب سے آگے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل برطانیہ میں فسادات ہوئے اور بعد میں پتا چلا کہ کوئی پاکستانی تھا جس نے جھوٹی خبر پھیلائی تھی۔ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ سوشل میڈیا جیسے بے قابو بول پر ہم جو کچھ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس سے واضح طور پر منع کیا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح احادیث ہیں کہ جھوٹ نہ بولو، غیبت نہ کرو، تہمت نہ لگاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
((كُفِيَ بِالْمُزْمَةِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ))  
(رواہ المسلم) ”کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ سنی سنائی بات کو آگے بیان کر دے۔“

آج ہم نہیں دیکھتے کہ خبر سچی ہے یا جھوٹی ہے، اپنے کسی مخالف فرقتے، گروہ یا پارٹی کے خلاف ہوتو فوراً آگے شیرازہ کر دیتے ہیں بلکہ اس میں مزید اضافہ بھی کر دیتے ہیں، یہ ساری وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحجرات میں منع کیا ہے مگر یہاں ان احکامات کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اسی معاشرے میں اس قدر گناہ کے کام ہو رہے ہیں، ناچ گانے کی محفلیں ہو رہی ہیں، بے حیائی کا طوفان سڑکوں پر نظر آ رہا ہے، کسی بھی پارک میں چلے جائیں تو لگتا ہی نہیں کہ یہ مسلم معاشرہ ہے، کالج اور یونیورسٹیز میں مخلوط ڈانس پارٹیز ہو رہی ہیں، وہاں ہمیں اسلام کیوں یاد نہیں آتا؟ ہمارے جذبات کہاں چلے جاتے ہیں؟ شادی بیاہ کے مواقع پر جو بے حیائی ہوتی ہے اور اس کو پھر سوشل میڈیا پر بھی ڈالا جاتا ہے تو اس وقت ہماری غیرت کہاں چلی جاتی ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو پاؤں تلے روندنا جا رہا ہے اس پر ہمارا ایمان کیوں نہیں جاکتا؟ لیکن سوشل میڈیا پر کوئی بھی فساد پھیل جائے تو ہم بغیر تحقیق کے اس فساد میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ سوشل میڈیا کو قابو میں کرنے کے لیے کچھ پابندیاں بھی لگائے اور اپنی Apps بنائے۔ جیسے چین میں ویٹوب، فیس بک، WhatsApp نہیں ہے، اس کے متبادل انہوں نے اپنے اپنے بنا لیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں امن ہے اور چین ترقی بھی کر رہا ہے جبکہ یہاں آنے دن کوئی نہ کوئی فساد پھوٹتا ہے اور ترقی کا سفر روک دیتا ہے۔

**سوال:** ہمارے تعلیمی اداروں میں میوزکل کنسرٹس ہو رہے ہیں، سپورٹس گالا اور بون فائر ہو رہے ہیں۔ اس کے خلاف طلبہ احتجاج کیوں نہیں کرتے؟ کیا والدین کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ ان غیر اخلاقی سرگرمیوں کے خلاف آواز اٹھائیں کہ ہم بچوں کو تعلیم کے لیے بھیجتے ہیں اور آپ انہیں کیا سکھا رہے ہیں؟ کیا یہ والدین کی کوتاہی ہے یا کوئی عالمی ایجنڈا ہے جس کو پورا کیا جا رہا ہے؟

**عبدالوارث:** آج ہمارے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی جو حالت زار ہے شاید اسی حوالے سے اقبال نے کہا تھا کہ

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا  
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ  
شکایت ہے مجھے یارب! خداوندان کتب سے  
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا  
آج ہم جس ذلت اور رسوائی کا نشان بنے ہوئے ہیں اس

کا بنیادی سبب ہمارے تعلیمی ادارے ہیں۔ آج والدین کو یہ تو پتا ہے کہ دنیا کی چند سالہ زندگی کے لیے کون کون سے علوم حاصل کرنے ہیں، اس کے لیے وہ کروڑوں روپے بھی خرچ کر رہے ہیں، قیمتی وقت بھی صرف کر رہے ہیں لیکن جو ہمیشہ ہمیش کی زندگی ہے اس کے حوالے سے والدین کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ یہ اس وقت کا ہمارا سب سے بڑا المیہ ہے۔ اب کچھ لوگوں کو احساس ہو گیا ہے کہ ہم طلبہ اور طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ تعلیمی نظام کی بات کرتے ہیں تو اس کی کس قدر اہمیت ہے۔ مخلوط نظام تعلیم

**مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے ہی ایسے واقعات ہوتے ہیں جن میں بچیاں جنسی درندگی کا نشانہ بنتی ہیں۔ اسی وجہ سے اب اس کو ایجوکیشن نہیں بلکہ ایجوکیشن ٹریپ کہا جاتا ہے۔**

کی وجہ سے ہی تو ایسے واقعات ہوتے ہیں جن میں بچیاں جنسی درندگی کا نشانہ بنتی ہیں۔ اسی وجہ سے اب اس کو ایجوکیشن نہیں بلکہ ایجوکیشن ٹریپ کہا جاتا ہے۔ کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اس کا نظام تعلیم تباہ کر دو۔ ہم اسی عالمی سازش کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ اس جال سے نکلنے کے لیے ہمیں دوبارہ اپنی فطرت کی طرف لوٹنا پڑے گا۔ طلبہ اور طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ تعلیمی ادارے بنانے ہوں گے۔ جہاں طالبات کے لیے نیچر زور پر دینے اور خواتین ہوں اور گارڈز بھی خواتین ہوں۔ والدین کو ایسے واقعات سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے اور انہیں آج ہی فیصلہ کرنا چاہیے کہ وہ ایسے اداروں میں اپنے بچوں کو نہیں بھیجیں گے جہاں مخلوط ماحول ہوگا اور دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کا بھی انتظام کرنا ہوگا۔ اگر ہمیں تباہی سے بچنا ہے تو یہ لازماً کرنا ہے۔

**سوال:** جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مخلوط نظام تعلیم اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سراسر خلاف ہے اور اس کے خلاف جدوجہد کرنا ہم سب کا دینی فریضہ ہے۔ کیا اب وقت نہیں آ گیا کہ حکومت دستور اور قانونی سطح پر اس حوالے سے کوئی قدم اٹھائے اور اس معاملے کو لے کر آگے بڑھے؟

**ڈاکٹر محمد عارف صدیقی:** ایک آئیڈیلیزم کی دنیا ہے کہ ایسا ہونا چاہیے، اس طرح ہونا چاہیے لیکن ایک حقیقت کی دنیا ہے جس میں ہم سب لوگ بین الاقوامی دھاگوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ بین الاقوامی ادارے اپنے تمام تر جائز اور ناجائز مطالبات مالی امداد کی آڑ میں

ہم سے منواتے ہیں۔ نام مالی امداد ہوتا ہے لیکن اس میں وہ سودی قرض ہی ہوتا ہے جو ہم نے سود کے ساتھ چکانا ہوتا ہے۔ جب تک آپ آزاد نہیں ہوتے، آپ آزادانہ فیصلے نہیں کر سکتے۔ لہذا سرکاری سطح پر آپ ایسی کسی بھی قانون سازی کوئی الحال بھول جائیے۔ جو ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ سرکاری سطح پر صوفی کونسل کا انعقاد ہوتا ہے اور اس میں بھی مخلوط ماحول ہوتا ہے۔ آپ سیکولرز کو تو چھوڑیے، دین کے علمبردار کیا کر رہے ہیں، ان کا حال دیکھئے! غامدی صاحب نے جو خانقاہ بنائی ہے اس میں بھی مخلوط ماحول ہے۔ ان کے ایک خاص بیروکار ہیں وہ بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ خود کو مجدد بھی کہہ رہے ہیں تو آپ دیکھ لیں کہ معاملات کس طرف جا رہے ہیں۔ ان حالات میں جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم اپنے گھر کے اندر شریعت کا نفاذ کریں اور دین کے مطابق اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت کریں۔

**سوال:** اس دور میں اگر کوئی مسلمان چاہتا ہے کہ اس کے بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اسلام کے مطابق ہو اور وہ بڑے ہو کر اسلام کے پیرو کار بنیں تو ہمارے سامنے کون کون سے متبادل ہیں؟ کن اداروں میں تعلیم دلوائی جائے؟

**آصف حمید:** والدین یہ تو سوچتے ہیں کہ ہمارے بعد ہماری اولاد کا کیا ہوگا لیکن یہ نہیں سوچتے کہ مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حکم دیتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم: 6) "اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے"

یہ اتنی بڑی وارننگ ہے کہ انسان کے روٹنے کھڑے ہو جائیں اور جنم کی آگ سے بچنا ہماری ترجیح اول بن جائے۔ گھر میں اگر گلاس ٹوٹ جائے تو ہمیں غصہ آتا ہے، لیکن اللہ کے احکامات گھر میں ٹوٹ رہے ہوں تو ہمیں غصہ نہیں آتا۔ سکول بھیجنے کے لیے ہم بچوں کو صبح بچے اٹھا دیتے ہیں لیکن نماز کے لیے اٹھانا ضروری نہیں سمجھتے۔ گویا اللہ کا دین ہماری ترجیح ہی نہیں۔ معاذ اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((بدأ الإسلام غريباً وسيعود غريباً كما بدأ فطوبى للغابيين)) "اسلام اپنے آغاز میں اجنبی تھا اور عنقریب پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جیسے شروع ہوا تھا، خوش بختی ہے اجنبیوں کے لیے۔" یعنی وہ لوگ جو اس دور میں اسلام پر کاربند ہوں گے انہیں معاشرہ اپنے سے الگ کر دے گا۔ آج ہمارے

آگ سے“ (القریم: 6)

معاشرے میں بالکل ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ان حالات میں ہمارے پاس آپشنز کیا ہیں؟ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جہاں تک ہمارا اختیار ہے وہاں ہم مکلف بھی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ”تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“

اگر جنم کی آگ سے خود بچنا اور اپنی فیملی کو بھی بچانا میری ترجیح میں ہوگا تو میں سوچوں گا کہ اپنے بچوں اور بچیوں کو کون سے تعلیمی ادارے میں داخل کروں؟ ہراسمنٹ یا جنسی زیادتی کے معاملات وہاں ہوتے ہیں جہاں مخلوط ماحول ہوتا ہے۔ چاہے تعلیمی ادارے ہوں یا کاروباری ادارے ہوں۔ والدین کو پہلی چیز یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو ایسے اداروں میں نہ بھیجیں۔ مغرب تو یہ چاہتا ہے کہ ہم فریڈ کے نظریے پر چل کر جانوروں سے بھی بدتر ہو جائیں، یعنی شرم و حیا، حلال اور حرام کی تمیز اٹھ جائے، محرم اور غیر محرم کا فرق بھی مٹ جائے۔ اسی لیے ڈاکٹر اسرار احمد فرمایا کرتے تھے کہ یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اور سوچیں کہ وہ ان کے لیے کیا چھوڑ کر جا رہے ہیں اور میرے مرنے کے بعد وہ میرے لیے صدقہ جاریہ بنیں گے یا میرے لیے باعث عذاب بنیں گے۔ معاشرہ تو انہیں وہ ساری چیزیں مہیا کر رہا ہے جس سے ان کی آخرت تباہ ہو جائے مگر والدین کا کام ہے کہ وہ اپنی اور ان کی آخرت کی فکر کریں کیونکہ وہاں ہر ایک چیز کا حساب دینا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا: ”اے فاطمہ بنت محمد! اپنی جان کو جنم کی آگ سے بچالے، کیونکہ میں تجھے کوئی نقصان یا نفع پہنچانے کا اختیار نہیں رکھتا۔“ ہمارے ہاں ایک تصور بن گیا ہے کہ زندگی میں جو کچھ مرضی ہے کہ مرنے کے بعد دیگ پکا کر بانٹ دی تو بس بخشنے جاؤ گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایجنڈا باہر سے آتا ہے مگر ایجنڈے کو نافذ کرنے والے میرے جعفر اور میرے صادق ہمارے اندر موجود ہیں۔

**سوال:** ہمارے معاشرے اور تعلیمی اداروں میں لادینیت اور الحاد بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اگر اس طوفان کے آگے بند نہ باندھا گیا تو ہماری نسلوں کا رشتہ دین سے کٹ جائے گا۔ اس حوالے سے آپ کیا تجاویز دیں گے کہ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اپنی نوجوان نسل کو دین کی طرف موڑ سکیں؟

**عبدالوارث:** اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: ”اے اہل ایمان! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو

والدین کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ بچہ پیدا کر کے اس کے کھانے پینے اور دیگر ضروریات کو پورا کر دیں بلکہ اس کی اخلاقی اور دینی تربیت، آخرت کے حوالے سے فکر دلانے کی ہر ممکن کوشش کرنا بھی والدین کا فرض ہے۔ ہم نے سارا انحصار تعلیمی اداروں پر کر لیا، حالانکہ تعلیمی اداروں میں کبھی بھی وہ تربیت میسر نہیں آسکتی جو گھر میں دی جاسکتی ہے۔ والدین ان کی تربیت کے مکلف ہیں، ان سے کل پوچھا جائے گا اور مرنے کے بعد وہی اولاد ان کو جنم میں لے جانے کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ بیرونی ایجنڈے تو ہیں لیکن کیا ہم اپنی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں؟ اقبال نے کہا تھا۔

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ جب گھر سے ہم اپنے بچوں کو لالہ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کا مطلب اور مفہوم بتا کر بھیجیں گے تو پھر الحاد ان پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ تعلیمی اداروں کا تو دعویٰ ہی نہیں ہے کہ وہ بچوں کو دینی تربیت دیں گے۔ یہ تو والدین کا کام ہے کہ بچوں کو تربیت دیں کہ جب ان کے پاس کوئی خراب پھینچے تو پہلے تحقیق کر لو، غیبت مت کرو، جھوٹ مت بولو۔

**آصف حمید:** لادینیت اور الحاد ہمارے ہاں پہلے نہیں تھا، اسے لایا گیا ہے۔ اگرچہ ہم میں بد عملی تھی، رسومات کی پرستش تھی لیکن الحاد نہیں تھا۔ الحاد کو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت لایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان میں شکوک و شبہات پیدا کیے گئے۔ اس میں سوشل میڈیا سے لے کر فلم انڈسٹری تک سب نے کردار ادا کیا۔ یہ لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کی بہت بڑی سازش تھی۔ ایجنڈا نافذ کرنے والوں کو معلوم تھا کہ لوگ اسلام پر رہیں گے تو مغربی ایجنڈا یہاں چل نہیں سکے گا۔ لہذا انہیں ایمان اور حیا سے دور کر دو، بے حیائی اور فحاشی میں اتنا جھلکا کر دو کہ یہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جائیں۔ معاشرے میں اخلاقیات نام کی کوئی چیز باقی نہ رہے۔ ان حالات میں جب ہم دعائیں مانگیں گے تو کیا ان میں اثر ہوگا؟ پھر ہم باطل کا مقابلہ کیسے کریں گے؟

**سوال:** اسلامی معاشرت کے نفاذ کے لیے آپ حکومت پاکستان کو کیا مشورہ دیں گے؟

**آصف حمید:** سب سے پہلے تو میں یہ مشورہ دوں گا کہ

بھائی اس حدیث کو پڑھو اور اس پر عمل کرو: ((كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ)) ”تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔“

جب تک ہمارے ارباب اختیار و اقتدار یہ سمجھتے رہیں گے کہ ہمارا قبلہ واشنگٹن یا ماسکو ہے، تب تک وہ بیرونی ایجنڈے کو ہی نافذ کرتے رہیں گے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کو اللہ تعالیٰ عقل اور شعور دے اور یہ اسلام کی روح کے مطابق تمام کام کریں تو ہمارے معاملات ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ خاص طور پر مخلوط تعلیمی نظام کو ختم کیا جائے، اسی طرح تمام دفاتر میں بھی مخلوط ماحول کو ختم کیا جائے۔ کیونکہ اس میں نت نئے فتنے جنم لے رہے ہیں۔ یہ ساری چیزیں وہ نحوست پیدا کر رہی ہیں جن سے ہمارا معاشرہ تباہ ہو رہا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک کسی کا بس چلتا ہے، اختیار ہے وہاں تک وہ شریعت کے نفاذ کی کوشش کرے۔ میرا اختیار میری ذات تک ہے، میرے گھر پر ہے، دفتر پر ہے، وہاں تک تو میں شریعت کی پابندی کروا سکتا ہوں اور کروانی چاہیے۔ جہاں ہمارا اختیار نہیں ہے وہاں ہم قرآن و حدیث کی روشنی میں اندازہ، ترغیب و تشویق کا انداز اپنائیں، خبردار کریں۔

بہر حال آخری حل اسلامی نظام ہی ہے۔ اسلام سزا میں بھی دیتا ہے لیکن اس سے پہلے وہ تمام ذرائع بند کرتا ہے جو اس طرف لے جاتے ہوں۔ یعنی کہ اسلام صرف سزاؤں کا نام نہیں ہے، اسلام کہتا ہے کہ نکاح کو آسان کرو، فحاشی، عریانی، بے حیائی، مخلوط ماحول کو ختم کرو، لہذا اس میں تو کوئی دورانے نہیں کہ اسلامی نظام ہی سارے مسائل کا واحد حل ہے اور اس کے لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ کسی طرح اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ اس ملک کے اندر اسلامی نظام نافذ ہو جائے۔

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

- پروگرام کے شرکاء کا تعارف**
- 1۔ آصف حمید: ناظم شعبہ سمیع و بصیر تنظیم اسلامی پاکستان
  - 2۔ ڈاکٹر محمد عارف صدیقی: معروف اسکالر اور مونیٹریشنل سپیکر
  - 3۔ عبدالوارث: مذہبی۔ کالر اور محقق

## ☆ قرآن ہمارے لیے تین ماؤں کا ماڈل پیش کرتا ہے۔

☆ اماں ہاجرہ کا کردار ہر آزمائش میں ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

☆ ماںیں اپنے خاصان میں کم از کم ایک فرط کدوین کے لیے ضرور تیار کریں۔

☆ شادی سے پہلے بچیوں کو ماؤں کے کردار پر کورسز کروائے جائیں۔

☆ ایک ماں کی فاطمی سے پوری نسل خراب ہو جاتی ہے۔

## ڈاکٹر ذاکر نایک کی اہلیہ کا قرآن آڈیو ریم لاءور میں خواتین کے اجتماع سے خصوصی خطاب

17 اکتوبر 2024ء بمطابق جمعرات 13 ربیع الثانی 1446 ہجری کا دن تنظیم اسلامی شعبہ خواتین کے لیے انتہائی مسرت اور اعزاز کا باعث بنا کیونکہ اس دن عزت مآب محترمہ فرحت ذاکر نایک صاحبہ نے قرآن آڈیو ریم میں قدم فرمایا۔

حقیقت یہ ہے کہ علماء کرام اور طالب علم کے تین ہی بنیادی کام ہیں۔

- 1- دنیا کی زینت ہونا اور اسے علم سے مزین کرنا۔
- 2- زمینی شیاطین (اہل باطل) کو رجم کرنا، ان کا قلع قمع کرنا
- 3- سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنا۔

جو علماء کو چھوڑے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔

(حوالہ جات: تفسیر طبری، امام ابو مسلم الخولانی،

تفسیر بیہی بن سلام، مفتاح دار السوادۃ حافظ ابن قیم)

اہلیہ ڈاکٹر ذاکر نایک صاحبہ عالمی مبلغ ڈاکٹر ذاکر نایک کی دین کی اشاعت و ترویج میں اور علم و دینداری میں مدد و معاون ہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ کے متعلق ان کے خاندان خود فرماتے ہیں اگر وہ آڈیو/ویڈیو کے ذریعے تبلیغ دین کریں تو شاید ان سے بڑھ کر وہ مقبول ہوں گی۔

ڈاکٹر صاحبہ کی قرآن آڈیو ریم آنے کی خبر سنتے ہی

دین سے محبت اور علم کی متلاشی خواتین میں خوشی کی لہر دوڑ

گئی۔ جگہ کی کمی کے باعث اس آمد کی بڑے پیمانے پر تشہیر

نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود قرآن آڈیو ریم کے دونوں ہال،

باہر کے برآمدے، سبزھیاں خواتین سے کھینچا بھرے

ہوئے تھے۔ کم و بیش ایک ہزار خواتین نے شرکت کی۔

اس بابرکت محفل میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترمہ اہلیہ محمود عالم میاں سرانجام دے رہی تھیں اور

ماحول کو اپنی دوسرے نصیحتوں اور پرتا شیر لہجہ سے نورانی بنا رہی تھیں۔ مجلس کے آداب فرشتوں کی سکینت اور نزول کے بارے میں آپ خواتین کو منظم رہنے اور اذکار کی تلقین کرتی رہیں۔ اللہ ان کی عمر میں برکت اور صحت میں عافیت عطا کرے۔ (آمین)

پروگرام کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ سورۃ فتح کے دوسرے رکوع کے الفاظ نے ماحول میں نور کا سماں باندھ دیا۔

نعت رسول ﷺ مقبول رجوع الی القرآن کی ایک طالبہ نے پیش کی۔

کسی غم گسار کی محنتوں کا یہ خوب میں نے صلہ دیا

کہ جو میرے غم میں گھلا گیا سے میں نے دل سے بھلا دیا

جو جمال رُوئے حیات تھا، جو دلیل راہ نجات تھا

اسی رہبر کے نقوش پا کو مسافروں نے منا دیا

سٹیج سے اعلان کیا گیا کہ کوئی بھی آڈیو اور

ویڈیو ریکارڈنگ نہ کرے اور SOPs کا خیال رکھا جائے۔

تنظیم اسلامی کی انتظامیہ اہلیہ رضاء الحق صاحبہ کی قیادت میں

پوری طرح چاک و چوبند اور مستعد تھی اور اپنی ذمہ داریاں

نباہر تھی۔

سٹیج سیکرٹری کی دعوت پر اہلیہ فیروز کلیم صاحبہ نے

فمنوں کے دور میں اور خواتین کی ذمہ داریوں پر روشنی

ڈالی۔ ان کا کہنا تھا کہ زندگی با مقصد ہونی چاہیے۔ وقت

اور صحت کی قدر کریں۔ آج کے دور کا سب سے بڑا افتد

سوشل میڈیا ہے۔ جو دو حال کا سب سے بڑا ہتھیار ہوگا۔ لوگوں کو نفسی، خود غرضی اور تہائی کی دلدل میں دھکیلا جا رہا ہے۔ ”ہل من مزید“ کی پکار ہر طرف لگی ہے اور

عصر حاضر کے فتنوں سے نکلنے کا راستہ صرف کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ سے جڑنے میں ہے۔

اس کے بعد اہلیہ اعجاز لطیف صاحبہ نے 1972ء

میں انجمن خدام القرآن کے قیام اور اسباب پر روشنی ڈالی۔

تنظیم اسلامی شعبہ خواتین کی فکر کو بیان کیا۔ انجمن خدام القرآن

کا مقصد لوگوں کو عربی زبان کی تعلیم اور ترویج دینا ہے اور

ایسے لوگوں کو تیار کرنا ہے جو قرآن کی دعوت دیں۔ ایک سالہ

کورس کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ پڑھے لکھے افراد میں قرآن

گہرا تعلق پیدا ہو۔ دین اور دینی فرائض کے جامع تصور سمجھ کر

اپنی زندگیوں کو اسوۂ رسول ﷺ کے مطابق بہتر کرنے کی

تحریک پیدا ہو۔ خود اپنے آپ اور بیوی بچوں کو دین کا

عملی نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔ دین کے پیغام کو دوسروں

تک پہنچائیں اور اقامت دین کی جدوجہد کو فرض گردانتے

ہوئے کسی بھی اجتماعیت کا حصہ بنیں اور اس کام میں اپنا

تن من و جان لگا دیں۔ رمضان کا دورہ ترجمہ قرآن بھی اسی

انجمن خدام القرآن کے تحت ہوتا ہے جو لوگوں خصوصاً نوجوان

طبقے میں بہت بڑی تبدیلی لے کر آتا ہے۔

تنظیم کا مقصد دین کو غالب کرنا اور انجمن کا مقصد

لوگوں کو دین سیکھنے کے لیے تیار کرنا ہے۔ اس کے بعد اہلیہ

اسعد مفتاح صاحبہ نے اہلیہ ڈاکٹر ذاکر نایک صاحبہ کو خطاب کی

دعوت دی اور ان کو سپاس نامہ پیش کیا۔ اس میں انہوں نے

ملائشیا میں ڈاکٹر صاحبہ سے ملاقات کو بھی یاد کیا۔ بڑی محبت

سے ایک حدیث قدسی کے الفاظ ان کی خدمت میں دہرائے۔ جب اللہ عزوجل کسی سے محبت کا ارادہ کرتے ہیں تو جبرائیل سے فرماتے ہیں اے جبرائیل میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں اور وہ مقرب فرشتوں میں اعلان کرتے

ہیں۔ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ اب مقرب فرشتے اس کا اعلان عام فرشتوں میں کرتے ہیں اور عام فرشتے اہل زمین کے دلوں میں اس شخص کی محبت ڈالتے ہیں۔ کہ دنیا میں لوگ اس کی عزت، تکریم اور اس سے محبت کرتے ہیں اور اسی طرح اللہ جس شخص کو پسند کرتے ہیں اعیاد باللہ اس کے لیے اہل زمین بھی بعض وعناد رکھتے ہیں۔ اس لیے دُعا مانگیں۔ اللہ انی اسئلک حبک وحب من یحبک و عمل الذی یمیلغنی حبک

اہلہ محترمہ ذاکر نائیک صاحبہ کا خطاب شروع ہوا۔ محترمہ کے بارے میں جو سنا تھا وہ ایسا ہی پایا۔ شخصیت میں وقار، متانت، محبت اور علم و عمل کی چاشنی تھی۔ بات مختصر مگر انتہائی پرتاثر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد انہوں نے فرمایا:

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ نَارًا  
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ

رَبِّ الشُّرْحِي صَلِّ عَلٰى صِدِّيقِيْ وَكَبِيْرِيْ اَمْرِيْ  
انہوں نے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے ساتھ قرآن اکیڈمی سے وابستہ یادوں کا ذکر کیا کہ جب میں نے علم دین سیکھنا شروع کیا تو میرے سر مجھے تلقین فرماتے کہ ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو سنا کرو۔ چنانچہ زمانہ طالب علمی سے ہی میں ڈاکٹر صاحب کی آڈیو تو جو سنی اور ان کی زبان سے علامہ اقبال کے اشعار سن کر مجھے عجب علامہ اقبال کی شاعری کا شوق ہوا اور میں آپ کو بھی اسی چیز کی نصیحت کرتی ہوں کہ آپ کے پاس ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی اکیڈمی کی نعمت موجود ہے۔ آپ ان کی فکر سے وابستہ ہوں اپنی روح کو قرآن کی محبت اور شوق سے تر کریں۔

ہم سب مائیں ہیں اور قرآن ہمارے لیے تین ماؤں کا رول ماڈل پیش کرتا ہے۔ جو دنیا کی تمام ماؤں کے لیے سبق ہیں۔ پہلی ماں ام مومنیؓ، دوسری ماں ام عیسیٰ اور تیسری ام اسماعیلؓ۔

ام مومنیؓ

قرآن بیان کرتا ہے کہ صراط ماؤں کے بغیر امت مسلمہ کی صحیح رخ پر تشکیل ناممکن ہے۔ مائیں نیک اور صالح ہیں تو امت بھی نیک اور صالح بنے گی۔ سورہ قصص، آیت 7 تا 30۔ اللہ نے ام مومنیؓ کے دل کو الہام کے ذریعے مضبوط کیا۔ دیکھیں دنیا میں پاک صاف اور بے لوث رشتہ ماں اور بیٹے کا ہوتا ہے۔ ام مومنیؓ کا ماں کی حیثیت سے تصور کریں ایک طرف وقت کا قاہر اور جابر بادشاہ کا حکم نامہ ہے کہ لڑکوں کو قتل کرو یا جائے اور دوسری طرف گہرا مہیب سمندر ہے۔

اس واقعہ کا ذکر آپ کو بائبل میں بھی مل جائے گا لیکن اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے جن الفاظ کا استعمال کیا وہ دیکھیں۔

﴿وَاَصْبَحَ فُؤَادًا لِّمَوْلَانِیْ فَرِغَاظٍ اِنْ كَادَتْ لَتَنِیْ بِیْ بِهٖ لَوْلَا اَنْ رَّبَّنَا عَلٰی قَلْبِهَا لَیَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (انقصص)

فواد عربی زبان میں قلب کو کہتے ہیں اور فارغا کے معنی ہیں خالی ہو جانا، ان کا دل کسی چیز سے خالی ہو گیا؟

بہت ساری تمنائیں اور خواہشات جو ایک ماں اپنے بچے کے لیے دل میں رکھتی ہے۔ ان سب سے ان کا دل خالی ہو گیا اس تکلیف کو محسوس کریں کہ اس وقت ام مومنیؓ کس قدر تکلیف اور کشمکش میں تھیں اس اذیت میں اگر وہ چلاتیں، آہ و بکا کرتیں تو فرعون کے اہلکاروں کو اس کا علم ہو جاتا اور بچے کو مار ڈالتے۔ اس حال میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے دل کو مضبوط نہ کیا ہوتا تو سارا راز فاش ہو جاتا۔ اس آیت میں الفاظ ہیں ”رَبَّنَا عَلٰی قَلْبِهَا“ ربط کے معنی ہیں جوڑ دینا، باندھ دینا، جسے رہنا یعنی ان کے دل کو مضبوط کر دیا کہ اس آزمائش و مصیبت میں نہ گھبرائے جس طرح کوئی چیز پھٹ رہی ہو، ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہو اس کو اللہ نے ٹوٹنے سے بکھرنے سے بچا لیا۔

ہماری زندگی میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے ایسی آزمائش اللہ کسی کو نہ دے لیکن بسا اوقات حالات ایسے ہوتے ہیں کہ دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہوتا ہے لیکن اللہ کی رضا اور توکل ہمیں مضبوط کر دیتا ہے۔

اس طرح اللہ نے ام مومنیؓ کے دل کو اپنی محبت سے باندھ دیا اور اللہ کی تدبیر کیسی نرالی تھی کہ دشمن کے گھر میں ماں کے ہاتھوں میں پرورش کا انتظام کر دیا۔ ام مومنیؓ اپنے امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ جو آزمائش میں ڈالا جاتا ہے اللہ اس کی جدوجہد، کوشش اور توکل علی اللہ دیکھتے ہیں تو پھر کامیابی دیتے ہیں۔ اس سارے امتحان کا منشاء ہمارے ایمان کو پختگی دینا ہے۔ اللہ مجھے اور آپ کو آزمائے گا، پھر ہماری جدوجہد دیکھے گا، اللہ سے دعا ہے کہ آزمائشوں میں ہمارے قلب کی بھی اس طرح حفاظت کرے جس طرح ام مومنیؓ کے قلب کو مضبوط کیا۔ سوچیں! ہدرا کا میدان ہے اور توکل علی اللہ کا امتحان، اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فضا سے بدر بنائی تو فرشتے آسمان سے اتارے گئے۔ سبحان اللہ!

ام عیسیٰؑ

دوسری ماں ہے ام عیسیٰؑ یعنی حضرت مریم علیہا السلام قرآن میں پوری سورت ان کی شان میں اتاری گئی اور کسی

نبی کو ان کی ماں کے نام سے نہیں پکارا جیسے عیسیٰؑ کے۔ قرآن میں ان کی شان و رفعت و عظمت کو اس طرح بیان کیا گیا۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰکَ وَطَهَّرَکَ وَاَصْطَفٰکَ عَلٰی نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (آل عمران)

تمام جہانوں کی عورتوں میں سے مریم علیہا السلام کو چنا گیا یا کیزہ کیا گیا اور بزرگی عطا کی گئی۔ مریم علیہا السلام کا تعلق مع اللہ بہت مضبوط تھا۔ دعا گو رہتی تھیں۔ اپنے تمام معاملے اپنے رب کے سپرد کرتیں۔ جو دعا وہ مانگی رب العزت قبول فرماتے۔ حضرت زکریا علیہ السلام حیران ہوتے یہ بے موسم کے پھل کہاں سے آتے ہیں۔ آپ رب کی شان بیان کرتیں اور کہتیں اللہ کی قدرت کاملہ سے آتے ہیں۔ دُعا میں ہم بھی مانگتے ہیں، مگر دعاؤں میں تعلق باللہ نہیں ہوتا۔ تاثیر نہیں ہوتی، توکل نہیں ہوتا حالانکہ مؤمن کا ہتھیار تو دعا ہی ہوتا ہے۔ جبرئیل کی شکل میں آدمی آیا تو فوراً رب سے شیطان مردود کی پناہ مانگی چاہی۔ عیسیٰ کی والدہ مریم علیہا السلام اپنی دعاؤں، شرم و حیا تعلق مع اللہ اور توکل باللہ کی وجہ سے اللہ کی پسندیدہ بندی بنی۔ بحیثیت مومنہ ان خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

ام اسماعیلؓ

تیسری ماں ہے ام اسماعیلؓ یعنی حضرت حاجرہ علیہا السلام جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی اور بچے کو حرا میں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو باجراہ وچہ پوجتھی ہیں کوئی جواب نہیں ملتا۔ جب کہتی ہیں اللہ کا حکم ہے۔ تو ابراہیم علیہ السلام ہاں میں جواب دیتے ہیں۔ تو دل مطمئن کر لیتی ہیں۔ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پانی ختم ہو جاتا ہے بچے کا بلکانا دیکھا نہیں جاتا۔ گھبرا کر پانی کی تلاش میں صفا و مردہ کے درمیان دوڑتی ہیں۔ روززدیک کہیں پانی کے آثار نہیں۔ پانی نظر نہیں آتا، ایک دفعہ دوڑنے سے یا دفعہ دوڑنے سے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ کہیں پانی نہیں پھر بھی ہمت نہیں ہاری۔ ماں جو ہے اسی طرح چکر لگاتی ہیں۔ سوچنے کی کوشش ہمت توکل علی اللہ کیوں کر رہی ہیں؟ پتہ ہے کہ اللہ آزار ہا ہے۔ اس لیے وہ اپنی جدوجہد ترک نہیں کرتیں۔ یہ جملہ کہنا کہ I am Helpless ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اماں باجرہ علیہا السلام کا کردار ہمارے لیے ہر آزمائش میں مشعل راہ ہے۔

قرآنی واقعات میں ہمارے لیے سبق ہے۔ معجزے انبیا کو دکھائے جاتے ہیں یہ قرآنی واقعات ہم پڑھتے ہیں۔ مگر قرآن کی آیات فقط پڑھنے کے لیے نہیں ہیں۔ یقیناً پڑھنے سے تلاوت کا اجر ملے گا لیکن جب تک اہم نہیں سیکھیں گے نہیں اور ان پر عمل نہیں کریں گے تب تک قرآن ہمارے طلق

سے نیچے نہیں اترے گا۔ اس لیے اس پر تفکر و تدبر کریں۔  
اماں باجرہ ﷺ ہم عورتوں کے لیے رول ماڈل ہیں ان کی کوشش،  
قربانیاں، ہمت بھری داستان، نہ صرف عورتوں بلکہ مردوں  
کے لیے قیامت تک ارکان حج و عمرہ میں شامل کر دی گئی۔ کسی  
مسلمان کا حج و عمرہ ان کی سنت کے بغیر نامکمل ہوتا ہے۔

کونسا ازم ہے، کونسی تہذیب ہے، جس میں عورت  
کو اتنا مقام عطا کیا گیا ہے۔ ان واقعات کو سمجھیں، اپنے  
آپ کو ان کی جگہ رکھ کر سوچیں۔ اماں باجرہ ﷺ کا دل  
تقویٰ، صبر اور ایمان سے لبریز تھا۔ یہی ایمان اور تقویٰ  
اپنے بچے کی تربیت میں بھی ڈال دیا۔ جب ابراہیم علیہ السلام  
نے بیٹے سے اپنے خواب کا ذکر کیا تو بیٹے نے فوراً کہا:

﴿سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾ (الصف)

یہ ایک فقرہ نہیں ایک آیت نہیں بلکہ پوری تربیت  
کی کہانی ہے۔ اس کا جواب یہ بنانا ہے کہ تربیت کرنے  
والی ماں کے لیے کامیابی ہے۔ بہنو! آپ عہد کریں کہ  
آپ اپنے فیملی کا کم از کم ایک فرد دین کے لیے تیار کریں۔  
اسے داعی الی اللہ بنا لیں۔ جب ہم اپنے خاندان کو دیکھتے  
ہیں تو سوچنے کہ ہم کیسا ورثہ legacy تیار کر رہے ہیں۔  
ہر بہن بیٹی دین کے لیے سوچے۔ آج جب ماحول میں ہر  
طرف گلوبل گندگی ہے ہم جنسیت پرستی، بے حیائی، عروج  
پر ہے۔ آپ کی تربیت میں آپ کی اولاد کی جھلک ہوتی  
ہے۔ فیس بک پر آپ چھوٹی بیٹی جس کے 30 ملین فالوور  
ہیں جو میک آپ آرٹسٹ ہے اور Vlogs بناتی ہے اور  
اگر یہی بیٹی جس کی تربیت و کردار سازی دینی اعتبار سے ہو  
تو وہ اپنی ذہانت اور وقت کے بہترین استعمال سے دین  
کی داعیہ بن سکتی ہے۔

بھری ہے راہ میری عزم شوق کی  
جہاں ہیں، عائشہ و فاطمہ کے قدم  
بہنو، قرآن سے محبت کریں۔ دل اس سے جوڑیں۔ دلوں  
میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت بسائیں۔ دلوں  
کو اس سے آراستہ کریں۔ یہ کیسے ممکن ہوگا؟ جب ہماری  
دینی ماؤں کی تربیت ہوگی۔

ایک اچھا دینی بچہ بننے کے لیے کم از کم ایک سالہ  
کورس کرائیں ہیں تو دوسری طرف ایک ایمل بی بی ایس ڈاکٹر  
4 سال میں اپنی ڈگری مکمل کرتا ہے۔ پھر ہاؤس جاہز، پھر  
سپیشلائزیشن تو کم از کم اس کی 7 سال میں پڑھانی مکمل  
ہوتی ہے۔ لیکن ماں کے پروفیشن میں کیا؟ صرف نکاح اور  
پھر اس بیٹی کو ماں کے رول کے لیے push up کر دیا  
جاتا ہے۔ اس لیے بہت ضروری ہے۔ ماں بیٹی کی تربیت

کرے۔ ایسی ماں جو خود شہوور نہیں رکھتی وہ اپنی اگلی نسل کو  
کیا سکھائے گی؟ شادی سے پہلے ماؤں کے کردار پر  
شارٹ کورسز کروادیں جائیں۔ اگر ایک ڈاکٹر غلطی کرتا  
ہے تو مریض کی موت واقع ہوگی اور دوسری طرف ایک  
ماں غلط رول ادا کرے گی تو پوری نسل خراب ہوگی۔

آپ سوچئے کہ آج کی ماں جب بچے کو دودھ پلا  
رہی ہے تو ساتھ اس کے ہاتھ میں موبائل پر گانے اور  
میوزک چلتا ہے۔ پھر یہی بچہ جب 3، 4 سال کا ہوتا ہے تو  
اسی میوزک پر خود ناچنا سیکھ جاتا ہے۔ اگر ماں کی تربیت  
میں صبر و شکر، تقویٰ اور ایمان ہے تو بچہ تربیت پا کر کل کو امام  
ابوضیف، امام شافعی اور صلاح الدین ایوبی بنے گا اور  
اچھے اخلاق نبوی ﷺ سے مزین ہوگا۔

اچھی ماں بننے کے لیے قرآن سے جڑنا ہوگا۔  
تربیت کرنی ہوگی اور پھر نکاح کے مرحلے میں جانا ہوگا۔  
میرے خیال میں اس کے لیے یہ Formula اپنانا  
چاہیے۔ یعنی

1- تعلق باللہ و مضمبوط کرنا، 2- توکل، 3- تہجد اور 4- تہذیب  
تعلق باللہ + تہجد + توکل علی اللہ + تہذیب = تربیت

اللہ تعالیٰ سے بات کرنا، مشورہ کرنا، اس کی رضامندی لینا  
اور زندگی کا مقصد دین کی سرفرازی کو بنانا۔  
اگر آپ کو یہ پتہ چلا کہ رات کے پونے 4 بجے  
دروازے پر کوئی دس ملین ڈالر گرنٹ دینے آئے گا تو آپ  
خوشی اور انتظار میں ساری رات جاگتے رہیں گے۔ تو اس کے  
مقابلے میں اللہ کی رحمت کی کوئی قیمت نہیں۔ وہ تو ہر روز آسمان  
دینا پر آ کر آپ کے لیے اپنے خزانوں کو کھولتا ہے۔ مانگیں جو  
آپ مانگ سکتے ہیں۔ عافیت مانگیں، رحمت مانگیں۔ اپنے  
رب کے حضور روئیں۔ اسے مسئلہ بتائیں۔ دُعا مانگیں کریں۔  
اور توکل علی اللہ رکھ کر انھیں کہ میرے سب کام، میری  
درخواستیں ایک سپریم اتھارٹی کے پاس پہنچ چکی ہیں۔

دیکھئے زندگی کو دو نظریوں سے دیکھا جاتا، مثبت اور  
منفی۔ اگر آپ مثبت سوچ رکھیں گی تو اپنے وقت کا استعمال  
مثبت کریں گی اور اپنا قیمتی وقت اپنی نسل کو سنوارنے میں  
لگا سکیں گی اور منفی ذہن اور سوچ کے ساتھ نہ صرف اپنے  
آپ کو برباد کرے بلکہ اپنی نسل کو بھی برباد کریں گی۔

تہذیب سے کیا مراد ہے؟ آج کی مسلم عورت  
دوسری تہذیبوں سے بری طرح متاثر ہو چکی ہے۔ جیسے سے  
فیشن کی ہوا چلتی ہے تو بہتی تک اور کراچی تک کیسا پہنچ جاتی  
ہے۔ ہماری تہذیب تو مکمل نیست و نابود ہو چکی ہے۔ لیکن ہمیں  
اپنی تہذیب کی طرف لا جانا ہوگا۔ اسلام جیسی پاکیزہ سلامتی

والی تہذیب دنیا میں کسی اور مذہب کے پاس نہیں کہ جس میں  
اولاد کو یہاں تک سکھایا جاتا ہے کہ والدین کے سونے کے  
اوقات میں ان کے کمروں میں بلا اجازت نہ جایا جائے۔  
نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی  
یہ صنایع مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے  
تمہاری تہذیب خود اپنے خنجر سے خود کشی کرے گی  
جو شاخ نازک پر آشیانہ بنے گا نا پائیدار ہوگا  
دیار مغرب کے رہنے والو خدا کی بستی دکان نہیں ہے  
کھرا بنے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرم عیار ہوگا  
اللہ تعالیٰ کے ہاں کامیاب وہ ہوگا جو قلب سلیم  
لے کر آئے گا۔ اس دن یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ  
کا معاملہ ہوگا۔ اس دن نہ مال و نہ زرم آئے گا، نہ کوئی اور  
مادی چیز جس کے حصول کے لیے دن رات بھاگ دوڑ  
کر رہے ہیں فقط خالص قلب سلیم!!!

اس لیے ضروری ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے اس  
کے رسول ﷺ اور اس کی کتاب سے ہمارا تعلق مضبوط  
ہو اور ہمارے لیے Role Model صحابہ کرام علیہم السلام اور  
صحابیات رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم ہو۔ ہمارا اصلاح  
اس بابرکت پروگرام کا اختتام ڈاکٹر اسرار احمد کی اہلیہ  
ناظرہ علیا کی دعا سے ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت  
میں برکت عطا فرمائے اور ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں  
پر قائم رکھے۔

اس طرح کی محافل ایمان کی تازگی اور سلامتی کا  
باعث بنتی ہیں۔ تنظیم اسلامی شعبہ خواتین کے اساتذہ اور  
ناظرات و رفیقات سب کے تعاون سے ہی اس بابرکت  
اور روح پرور محفل کا انعقاد ممکن ہوا۔ اللہ ہر ایک کو دین اور  
دنیا کی بہترین بھلائیاں اور آسانیاں عطا فرمائے۔  
(مرتبہ: اہلیہ ریاض گورا یا صاحبہ، رفیقہ تنظیم)



## ضرورت رشتہ

☆ تنظیم اسلامی ملتان کے سیال فیملی کے سینئر ممبر  
رفیق کو اپنی بیٹی، عمر 29 سال، تعلیم بی ایس سی  
کمپیوٹر انجینئرنگ، دینی مزاج کی حامل بیٹی کے لیے  
ملتان سے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا  
رشتہ درکار ہے۔ صرف والدین رابطہ کریں۔  
برائے رابطہ: 0300-6356139

اشتراہ دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا  
صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے  
سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

## اخبار اسلام

(رواں ہفتے کے دوران مسلم دنیا سے متعلق اہم خبریں)

### فرمانِ سرکارِ کابینہ (مکتوبہ نمبر ۱۰۱۱۱/۱۱۱۱)

• شگھائی تعاون تنظیم کی اختتامی تقریب میں پاکستانی وزیر اعظم نے غزہ میں جاری جارحیت کو ناقابل قبول المیہ قرار دیتے ہوئے عالمی برادری کو فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے اور کہا کہ ہم غزہ میں ہونے والی نسل کشی کو نظر انداز نہیں کر سکتے اور بین الاقوامی طاقتوں کو اس تباہ کن صورتحال کو ختم کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

• غزہ کی سرزمین پر ایک سال سے کاروبار مفلوج ہے اور مہنگائی آسمان کو چھو رہی ہے۔ زندگی کی بنیادی ضروریات تک رسائی چیلنج بن چکی ہے اور حالات ہر گزرتے دن کے ساتھ سنگین ہوتے جا رہے ہیں۔ قابض اسرائیل کے 1709 جنگی جنونی قتل ہو چکے ہیں۔ 255 صیہونی گرفتار ہوئے ہیں، جنونی فوج اب تک 4 صیہونی قیدیوں کو چھڑوا سکی ہے جبکہ اب تک 37 قیدی قتل ہوئے ہیں۔

• غزہ میں وزارت صحت کے میدانی ہسپتالوں کے ڈائریکٹر نے کہا ہے کہ ہسپتال شدید دباؤ کا شکار ہیں اور شہداء اور زخمیوں کی بہتات کے باعث خدمات فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ شامی غزہ میں اسرائیلی حملوں کی شدت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ کمال عدوان ہسپتال پر شدید فائرنگ کی گئی ہے، جس سے امدادی ٹیمیں شہداء اور زخمیوں تک پہنچنے میں ناکام ہو رہی ہیں کیونکہ اسرائیلی فوج نے جان بوجھ کر ایندھن کی فراہمی روک دی ہے، جس سے طبی عملے بھی مشکلات کا شکار ہے۔

• تاریخ میں پہلی بار، بیگل گروپس نے عید العرش کی "مخصوص عبادات" مسجد اقصیٰ کے مقدس احاطے میں آزادانہ طور پر انجام دیں، جب انتہا پسندوں کی تعداد 1783 تک پہنچ گئی۔ ان گروپس نے مسجد اقصیٰ کے شترقی صحن میں پولیس کی سرپرستی میں یہ رسومات پوری آزادی کے ساتھ ادا کیں۔ پہلے یہ رسومات حارہ مغارہ کے تباہ شدہ علاقے میں قائم البراق اسکوائر میں ادا کی جاتی تھیں۔ حالیہ برسوں میں ان رسومات کو مسجد اقصیٰ کے دروازوں تک منتقل کرنے کی کوششیں جاری تھیں۔

• غزہ کے شامی علاقے جبالیہ پر اسرائیلی فوج کے شدید حملے کے دوران، حماس نے دشمن کے خلاف کامیاب کارروائے ہوئے 401 بریگیڈ کے کمانڈر، کرنل احسان وقتہ کو ہلاک کر دیا۔ وہ اسرائیلی فوج کے ان چار اعلیٰ ترین افسران میں شامل تھا جو اس جنگ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

• قیصریہ میں اسرائیلی وزیر اعظم تن یاہو کی ذاتی رہائش گاہ کو نشانہ بنایا گیا ہے جس سے اس کے گھر کو نقصان پہنچا ہے، حملہ کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ حملے کے وقت نیتن یاہو گھر پر موجود نہیں تھا۔ اسرائیلی براؤ کاسٹنگ اتھارٹی کے مطابق، لبنان سے آنے والے ڈرون نے 70 کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے قیصریہ میں ممرات کو براہ راست نشانہ بنایا۔ اس حملے کے بعد خطے میں کشیدگی مزید بڑھ گئی ہے۔

## مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

• سعودی عرب

اتحاد مذہب نا جائز ہے، دارالافتاء سعودی دارالافتاء نے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان کی درخواست مسترد کرتے ہوئے مذاہب کے اتحاد کے بارے میں واضح موقف اختیار کیا ہے اور اس کی دعوت دینے والوں کو کفر کا مرتکب قرار دے دیا ہے۔ فتویٰ نمبر 19402 میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کے بعد لکھا گیا ہے کہ مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیق و افتاء نے ان سوالات اور میڈیا میں شائع مضامین کا جائزہ لیا جو مذاہب کے اتحاد (اسلام، یہودیت اور عیسائیت) کے بارے میں پیش کیے گئے، جن میں تجویز دی گئی کہ ایک ہی جگہ مسجد، چرچ اور مندر بنائے جائیں یا قرآن، تورات اور انجیل کو ایک جلد میں شائع کیا جائے۔ اس مسئلے پر غور کے بعد کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ، "اسلامی عقیدے کی بنیاد یہ ہے کہ اسلام کے سوا کوئی اور دین حق نہیں ہے اور یہ آخری دین ہے جو تمام سابقہ مذاہب اور شریعتوں کو منسوخ کر چکا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے"۔ قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے اور اس نے تورات، زبور، انجیل اور دیگر کتب کو منسوخ کر دیا ہے۔ تورات اور انجیل کے منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ ان میں تحریف بھی کی گئی ہے، جیسا کہ قرآن کی آیات میں ذکر ہے۔ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو کوئی اسلام قبول نہ کرے، خواہ وہ یہودی، عیسائی یا کوئی اور ہو، وہ کافر ہے اور اللہ کا دشمن ہے اور اگر وہ توہ نہ کرے تو وہ جہنم کا مستحق ہے۔ مذاہب کے اتحاد کی دعوت فتنہ انگیز اور مارا نہ سازش ہے جس کا مقصد اسلام کو کمزور کرنا اور مسلمانوں کو مرتد کرنا ہے۔ اس دعوت کا اثر یہ ہوگا کہ اسلام اور کفر میں فرق ختم ہو جائے گا اور مسلمانوں کا کفار کے ساتھ بے زاری کا رویہ ختم ہو جائے گا، جس سے جہاد اور اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی جدوجہد بھی ختم ہو جائے گی۔ اگر کوئی مسلمان اس دعوت کو فروغ دے تو وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتا ہے، کیونکہ یہ دعوت اسلام کے اصولوں کے منافی ہے۔ مسلمان کے لیے اس دعوت کی حمایت کرنا، اس کے پیروکاروں میں شرکت کرنا یا اس کے خیالات کو پھیلانا ناجائز نہیں۔ قرآن، تورات اور انجیل کو ایک ہی جلد میں شائع کرنا یا مسجد، چرچ اور مندر کو ایک جگہ بنانا ناجائز ہے، کیونکہ یہ اسلام کی برتری کو مسترد کرنے کے مترادف ہے۔"

• ترکیہ

ایروپیس انڈسٹری پر حملہ: ضلع کاہرا انکارا ان میں قائم تریش ایروپیس انڈسٹریز (ٹی اے آئی) ہیڈ آفس پر اس وقت حملہ ہوا جبکہ استنبول میں دفاعی اور ایروپیس سے متعلق بڑی تجارتی نمائش ہو رہی ہے۔ نتیجہ میں دو دہشت گردوں سمیت 7 افراد ہلاک اور 22 زخمی ہو گئے۔

• بنگلادیش:

صدر سے استعفا کا مطالبہ: صدر محمد شہاب الدین کے خلاف طلبہ سڑکوں پر نکل آئے ہیں اور صدر سے استعفا کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ صدر شہاب الدین نے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ ان کے پاس سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کے استعفیے سے متعلق کوئی دستاویزی ثبوت نہیں ہے۔



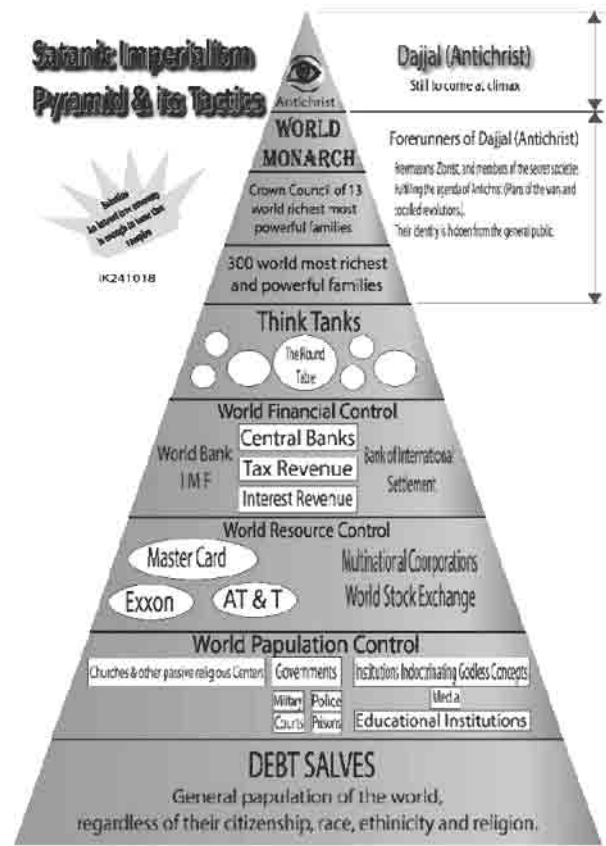
can't be a chooser". The scheme of Satanic Imperialism includes population control strategies, utilizing religious centers, most influential institutions of indoctrinating Godless concepts through media and educational institutions. Repressive measures are taken by governments to quell any uprising. The main objective of Satanic imperialism is capturing nations under debt at the bottommost level regardless of Citizenship, Race, Ethnicity and Religion.

World Resource Control is orchestrated through multinational corporations, world stock exchanges, and powerful entities like MasterCard, Exxon, and AT&T. World finance is under the sway of major actors like IMF, World Bank, and Bank of International Settlement, dictating policies and influencing state affairs. Think tanks, such as RAND Corporation and PIIE, play a crucial role in providing advice to world monarch on economic, social, and political matters. On the basis of the Committee of 300 World Richest and Powerful families rule the world and shape global politics, commerce, banking, military and media. This Committee is guided by the Crown Council of 13, instructing even the Committee of 300. This council traces its origins to the illuminati.

Lucifer Eye, symbolizing evil, is associated with various religions, even who don't follow a religion devil is almost synonymous with immorality & negativity. Lucifer mean bearer of light; shades of evil tempt people away from the path of enlightenment and peace.

Every individual, group, sect or state who blindly follow the world monarch agenda represents the evil. Dajjal (Antichrist) is expected in the context of Satanic Imperialism.

Islam is the only force capable of countering Satanic Imperialism through its interest-free economy and high moral standards. Therefore, wherever, Islam emerges as political power all the evil forces lineup to crush it for instances Algeria, Sudan, Egypt, and Afghanistan. The call is for firm faith in Allah (The Creator) and exploration of the transformative power of true Islam.



**Note: The author is a Multazim Rafiq of Tanzeem e Islami.**

# “Debt Slave”

## Phenomenon & its upshots on world.

Ijaz Khan

The concept of "Debt Slaves" is rooted in the inception of the interest-based banking system since 1901, which has played a pivotal role in ensnaring nations under heavy debt. Many countries find themselves indebted to worldwide financial institutions, leading to a complex geopolitical scenario. The debtors are supporting Israeli's inhuman act in Gaza on the other hand public of these countries showing solidarity with Palestinians by protesting all over the world. About 800,000 people marched peacefully through Central London to protest (biggest in British History) against Israeli's war crimes and genocide of Palestinians but an Indian origin Prime Minister of UK Rishi Sunak attempted to stop the protest calling them supporters of terrorism. This is not only shameful and undemocratic act but a veiled support to Indian brutality in occupied Kashmir as well.

Despite the escalating crises in Gaza, Lebanon, Kashmir and other parts of world the ruling elite burdened by substantial debts often refrain from speaking out against global powers, causing widening gap between government policies and public opinion. Even UNO, EU, Int'l Law, WHO, UNICEF and Human Rights Commission all

are puppets and have failed to take concrete measures to stop Israel violating the basic principles of modern legal system since long. In fact, World Monarch exercises the highest authority of power and others may wield that power on behalf of them.

فرنگ کی رگ جاں پنجه يهود ميں ہے

Great Philosopher, author and politician Dr. Iqbal's assertion, made eight decades ago, about that West has been entrapped by Jews under a debt trap, gains credence in the contemporary context. The substantial debts of nations have allowed financial institutions, predominantly influenced by Jewish interests, to deeply infiltrate the internal and external affairs of sovereign states. World Monarch support the leaders & head of states who effectively implement the hidden agenda of Satanic Imperialism with masking it to deceive their own general public.

Nations, across the globe, grapple with staggering external debts, such as the USA with \$ 32.9 trillion in debt by August 2023, UK with \$ 3.241 trillion by December, 2023, France \$ 3.287 trillion and others like Germany, Australia, and long list of sub-continent countries facing substantial external debts. Pakistan Prime Minister Shahbaz Shareif very truly said that” beggar

## غزہ کی گلی گلی میں کوئی بیخنی السنوار صہیونیوں کے خلاف جہاد کر رہا ہے

شجاع الدین شیخ

غزہ کی گلی گلی میں کوئی بیخنی السنوار صہیونیوں کے خلاف جہاد کر رہا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیخنی السنوار کی شہادت پوری امت مسلمہ کے لیے بڑا بھاری نقصان ہے۔ لیکن یہ بھی ایک اہل حقیقت ہے کہ زندگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی امانت ہے اور شہید بیخنی السنوار ایک مومن صادق کی طرح مسجد اقصیٰ کی حفاظت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ اُن کی اس بے مثل قربانی نے یقیناً غزہ اور دنیا بھر کے مجاہدین کو نیا عزم اور دلولہ عطا کیا ہے۔ یہ بات اب روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ 17 اکتوبر 2023ء کو فلسطینی مسلمانوں کے خلاف شروع کی گئی بدترین اسرائیلی زندگی میں جہاں عام مسلمانوں کو بڑے پیمانے پر شہید کیا جا چکا ہے وہیں ناجائز صہیونی ریاست دہشت گردی کا کھلم کھلا ارتکاب کرتے ہوئے غزہ اور دیگر مسلمان ممالک میں تحریک مزاحمت کی قیادت اور رہنماؤں کی ٹارگٹ کنگ کر رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہل فلسطین اپنی شہادتوں کے ذریعے امت مسلمہ کی طرف سے جو فرض کفایہ ادا کر رہے ہیں وہ انتہائی قابل قدر ہے۔ اس وقت جہاں اہل غزہ سخت امتحان سے گزر رہے ہیں تو اُس سے بڑا امتحان باقی امت مسلمہ کا ہے۔ غزہ کے مسلمان تو اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس امتحان میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ پھر یہ کہ حماس نے 17 اکتوبر 2023ء کو غاصب صہیونیوں کے خلاف آپریشن طوفان الاقصیٰ کے ذریعہ دنیا بھر کے عام مسلمانوں کی غیرت ایمانی، جذبہ جہاد اور شوق شہادت کو نئی جلا بخشی ہے۔ الحمد للہ! لیکن اگر مسلمان ممالک کے حکمران اور مقتدر طبقات اسرائیل کو روکنے اور فلسطینیوں کی مدد کے لیے اپنی قوت اور صلاحیت کو بروئے کار نہیں لاتے تو اس امتحان میں ناکام تصور ہوں گے اور روز قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت پکڑ کا خدشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حماس کی اہلی قیادت کو تمام ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے کی توفیق عطا فرمائے، صہیونیوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملائے اور فلسطینی مسلمانوں کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب: 21)

# تنظیم اسلامی گلاسلاہ گل پاکستان اجتماع

نومبر  
2024ء

17

16

15

(بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) آغاز اجتماع: نماز عصر (3:45)

مرکزی اجتماع گاہ، بہاولپور  
بمقام  
منعقد ہو رہا ہے (ان شاء اللہ العزیز)

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

((وَجَبَّتْ حَبَّتِي لِمُتَحَاتِلِينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَوَارِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَادِلِينَ فِيَّ))

[رواه مالک و احمد و الطبرانی و الحاكم]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: ”میری محبت لازم ہوگی اُن کے لیے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور مل کر جھٹتے ہیں اور ایک دوسرے کی زیارت کو جاتے ہیں اور ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔“

لہذا رضائے الہی کے حصول کے لیے

بیعت سبع و طاعت کے مسنون معاہدہ میں منسلک و رفقاء کو شرکت کی بھرپور دعوت ہے۔

تفصیلات کے لیے اپنے مقامی نظم سے رجوع کیجیے!

المعلن: ناظم اعلیٰ، تنظیم اسلامی فون: 78-35473375 (042)

# ACEFYL

SUGAR FREE  
**COUGH  
SYRUP**

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین  
کھانسی کا شربت  
شوگرفری  
میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکساں مفید

